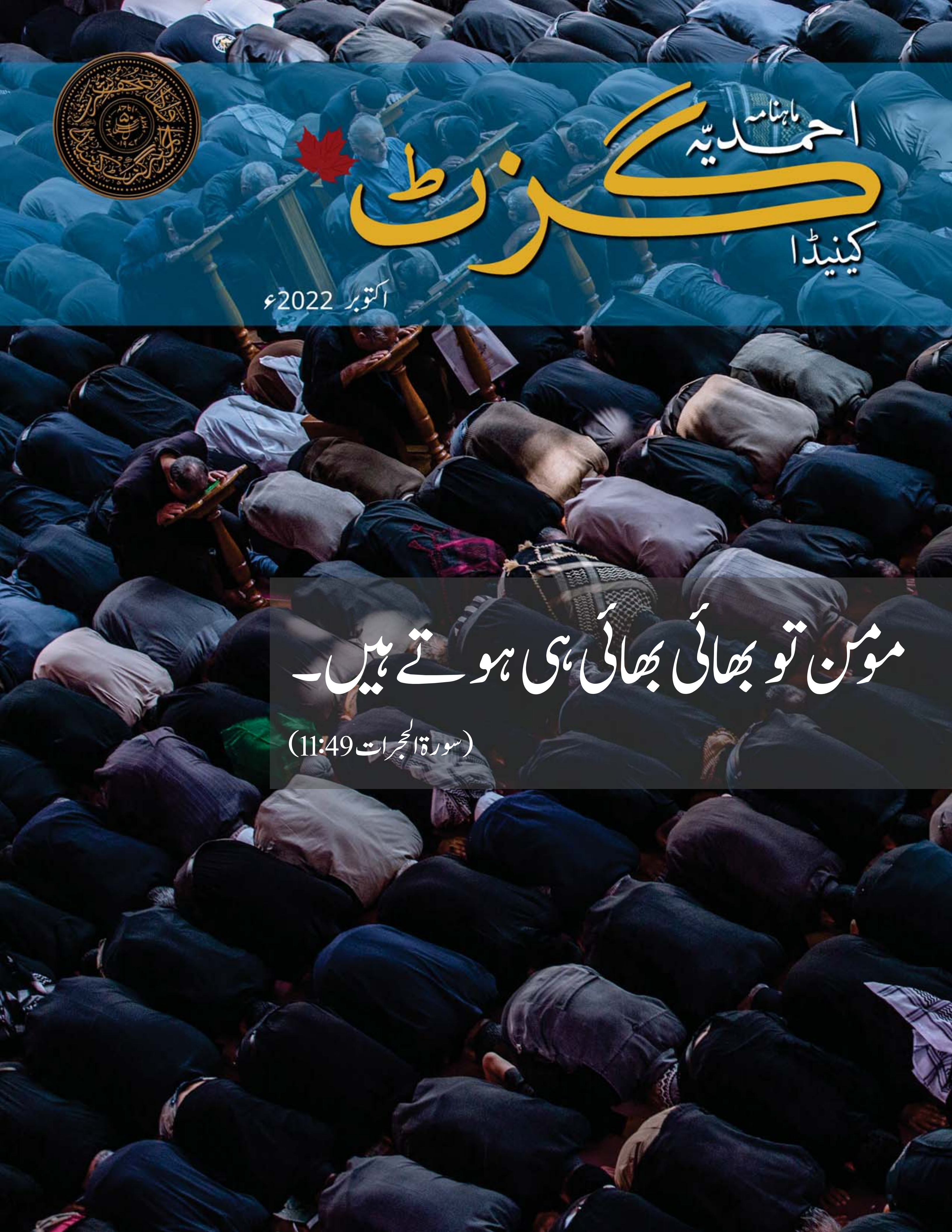

ماہنامہ

احمدیہ گزٹ

کینیڈا

اکتوبر 2022ء

مومن تو بھائی بھائی ہی ہوتے ہیں۔

(سورۃ الحجرات 11:49)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ آپس میں محبت اور اخوت کی فضا پیدا ہو، بھائی چارے کی فضا پیدا ہو۔... تقویٰ کا اعلیٰ معیار تبھی قائم ہو سکتا ہے جب پیار، محبت اور عاجزی اور ایک دوسرے کی خاطر قربانی کی روح پیدا ہو۔ کیونکہ جس میں اپنے بھائی کے لئے محبت نہیں اس میں تقویٰ بھی نہیں۔... آج سے ہی ہر دل میں یہ ارادہ ہونا چاہئے کہ ہم نے اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں، اپنے معیار اونچے کرنے ہیں۔ جو ناراض ہیں وہ ایک دوسرے کو گلے لگائیں، جو روٹھے ہوئے ہیں وہ ایک دوسرے کو منائیں۔ جنہوں نے گلے شکوے دلوں میں بٹھائے ہوئے ہیں وہ ان گلوں شکووں کو اپنے دلوں سے نکال کر باہر پھینکیں۔ یہ عہد کریں کہ پرانی رنجشوں کو مٹا دیں گے۔ ایک دوسرے کے گلے اس نیت سے لگیں کہ پرانی رنجشوں کا ذکر نہیں کرنا۔ ایک دوسرے سے کی گئی زیادتیوں کو بھول جانا ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جون 2005ء بمقام انٹرنیشنل سنٹر۔ ٹورانٹو،
بحوالہ خطباتِ مسرور، جلد 3، صفحہ 375 تا 377)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

اکتوبر 2022ء   ربیع الاول 1444 ہجری قمری   جلد 51   شمارہ 10

فہرست مضامین

★ قرآنِ مجید	2
★ حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
★ ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	4
★ سوشل میڈیا : اپنی نسلوں کو میڈیا کی برائیوں سے بچائیں، حضورِانور کے چند ارشادات	11
★ خلافت، حصارِ عافیت اور ترقیات کی ضامن ہے از مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب	12
★ شہدائے احمدیت۔صبر کا کوہِ وقار: سید طالع احمد شہید از مکرم پروفیسر غلام مصباح بلوچ صاحب	19
★ تحریکِ جدید کی اہمیت اور اس کے ثمرات از مکرم مولانا محمد موسیٰ صاحب	22
★ اے جنوں کچھ کام کر بے کار ہیں عقلوں کے وار از مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب مرحوم	24
★ جماعت احمدیہ کینیڈا کے جلسہ سالانہ 2022ء کی چند جھلکیاں از مکرم غلام احمد عابدؔ صاحب	25
★ احمدیہ گزٹ کینیڈا جوبلی نمبر جون 2022ء کے بارہ میں چند تاثرات	29
★ بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	31

نگران

ملک لال خان
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیرِ اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

شفیق اللہ اور منیب احمد

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

غلام احمد عابدؔ اور بعض دوسرے

تزئین و زیبائش

شفیق اللہ، ماہم عزیز اور منیب احمد

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ
editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel:905-303-4000 Ext:2241
www.ahmadiyyagazette.ca

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝

مومن تو بھائی بھائی ہی ہوتے ہیں۔ پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کروایا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

(سورۃ الحجرات 11:49)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ
” لاَ تَبَاغَضُوْا وَلاَ تَحَاسَدُوْا وَلاَ تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا
عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَلاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ
اَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثٍ “

(صحیح مسلم۔ كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ،
بَابُ النَّهيِ عَنِ التَّحَاسُدِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، بے رُخی اور بے تعلقی اختیار نہ کرو، باہم تعلقات نہ توڑو بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔“

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو

’’دن بہت ہی نازک ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے غضب سے سب کو ڈرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں محبت اور اخوت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے کنارہ کش ہو جاؤ، کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور میں آجاتے ہیں۔

تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے۔ تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔... چاہئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ۔ تا کہ کسی وباء کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے، کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اُٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔‘‘

(ملفوظات۔ جلد اوّل، صفحہ 174۔ 175، مطبوعہ 2003ء)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کے ارشاد فرمودہ خطباتِ جمعہ اگست 2022ء کے خلاصہ جات

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 5/اگست 2022ء

جلسہ سالانہ برطانیہ 2022ء کے موقع پر جلسہ سالانہ کی مناسبت سے میزبانوں اور مہمانوں کی ذمہ داریاں

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 05/اگست 2022ء کو حدیقۃ المہدی آلٹن ہیمپشائر میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال جلسہ سالانہ برطانیہ 2019ء کے بعد دوبارہ وسیع طور پر منعقد ہو رہا ہے۔ گو اس سال بھی یہ جلسہ سالانہ برطانیہ جماعت کا ہے اور باہر کے مہمان بہت محدود تعداد میں شامل ہو رہے ہیں لیکن تینوں دن برطانیہ کی سب جماعتوں کو شامل ہونے کی اجازت ہے۔ اُمید ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ اچھی حاضری ہو جائے گی۔ کووڈ وبا کی وجہ سے جلسے کا تسلسل ٹوٹ گیا اور امسال بھی اس وبا کا زور کم زیادہ ہوتا رہا ہے لیکن حکومت کی طرف سے اکٹھے ہونے پر جو پابندیاں تھیں وہ اب نہیں ہیں لیکن ہمیں تمام احتیاطی تدابیر کو ہر وقت ملحوظ خاطر رکھنا ہے۔ جلسہ میں تمام شامل ہونے والوں کو ہر وقت ماسک پہننا چاہیے۔ انتظامیہ نے اس مرتبہ بھی ہومیو پیتھک دوائی تقسیم کرنے کا انتظام کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دوائی کے بھی بہتر اثرات پیدا فرمائے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ عموماً میں جلسے کے کارکنان کو جلسہ سے ایک ہفتہ پہلے اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں لیکن اس مرتبہ میں آج اس ضمن میں کچھ باتیں کروں گا۔ چونکہ ہر سال جلسے میں کچھ نئے کارکنان بھی شامل ہوتے ہیں اس لیے اس طرح اُن کو بھی اپنی ذمہ داریوں کے بارہ میں پتہ چل جاتا ہے۔ آج میں جلسے میں شامل ہونے والوں مہمانوں سے بھی کچھ باتیں کہوں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ جلسہ کوئی میلہ نہیں ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں سُننے کے لیے منایا جاتا ہے۔ اگر ہم سب ان باتوں کو غور سے سُنیں تو ان پر بہتر طور پر عمل کر سکتے ہیں۔ تمام کارکنان کو اس بات کا ادراک ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے۔ اور ان کارکنان میں امیر غریب ہر طرح کے افراد خدمت کے فرائض انجام دے رہے ہوتے ہیں۔ جلسے کا کام صرف تین دنوں پر محیط نہیں ہوتا بلکہ ایک مہینے پہلے ہی اس سلسلے میں کام شروع ہو جاتا ہے۔ بے شک کچھ کمپنیاں بھی جلسے کے لیے کچھ کام کرتی ہیں لیکن اس کے علاوہ بھی افرادی قوت درکار ہوتی ہے۔ دنیا تو اپنے کاموں کے لیے رضا کار ڈھونڈتی ہے لیکن جماعت احمدیہ کے لیے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ رضا کار کارکنان توقع سے زیادہ آجاتے ہیں۔ گزشتہ اتوار بھی جلسہ سالانہ کی انتظامیہ کی توقع سے زیادہ رضا کاران یہاں موجود تھے جس کی وجہ سے اُن کے کھانے کے انتظام میں کچھ مشکل بھی پیش آئی۔ اس لیے شعبہ ضیافت کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ کارکنان کے لیے ہمیشہ وافر مقدار میں کھانے کا انتظام ہونا چاہیے۔ اسی طرح کھانے کے لیے گوشت اور دیگر اشیا کے معیار کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی اس طرح خدمت کریں کہ اپنے افسران سے یا کسی اور سے اپنی خدمت کے صلے کی توقع نہ رکھیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ان مہمانوں کی خدمت کرنی ہے۔ اُس صحابی کی طرح اپنا نمونہ دکھانا ہے جس نے اپنے مہمان کی خدمت کی خاطر چراغ بجھا کر خود بھوکے رہ کر مہمان کی خدمت کی اور پھر اللہ تعالیٰ نے اُس صحابی کی اس خدمت کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اطلاع کی۔ اللہ تعالیٰ اُس صحابی کی اس خدمت پر ہنسا بھی اور خوش بھی ہوا۔ پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اِس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کرتے ہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ رضا کاران جو دین کی خاطر اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ان مہمانوں کی خدمت کر رہے ہیں۔

حضورِ انور نے کارکنان کو ہدایت کرتے ہوئے فرمایا کہ آنے والے مہمانوں میں مختلف مزاج کے لوگ ہوتے ہیں۔ بعض سخت مزاج کے بھی ہوتے ہیں لیکن کسی بھی کارکن کو تحمل کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ بعض مرتبہ یہ مشکل بھی ہو جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی زبان کو اور اپنے رویّے کو نرم رکھیں۔ اسی طرح افسران کو بھی اپنے کارکنان سے محبت و عزت کا رویہ رکھنا چاہیے۔ اگر کسی سے غلطی ہو جائے تو انتہائی پیار محبت سے اس کی درستگی کروانی چاہیے۔ کسی بھی حال میں کارکنان کی جانب سے یا افسران کی طرف سے سختی کا اظہار نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اب مَیں کچھ باتیں مہمانوں سے بھی کہنا چاہتا ہوں۔ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا ہے کہ مہمان کو میزبان کی جانب سے جو بھی کھانا پیش کیا جائے اسے خوشی سے

کھالینا چاہیئے ۔ اس سال چونکہ یہاں بازار کی سہولت موجود نہیں اس لیے وہ لوگ جن کے کھانے کے مزاج مختلف ہیں انہیں چاہیئے کہ خدا کی رضا کی خاطر خوش دلی سے جو میسر آئے وہ کھالیں۔ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنا صرف کارکنان کا کام نہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام شاملینِ جلسہ کوفرمایا ہے کہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرو اور ایک دوسرے کا خیال رکھو۔ ہر شاملِ جلسہ یہ بات پیشِ نظر رکھے کہ اس نے اس جلسے میں شرکت اپنی دینی، علمی اور روحانی پیاس بجھانے کے لیے کی ہے اس لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصائح کو مدِ نظر رکھتے ہوئے چھوٹی چھوٹی باتوں پر رنجش کا اظہار نہیں ہونا چاہیئے ۔کارکنان بھی انسان ہیں اگر ان سے کوئی غلطی سرزد ہو جاتی ہے تو اس سے صرفِ نظر کرنا چاہیئے ۔ یاد رکھیں کہ ہم یہاں اپنی علمی اور روحانی پیاس بجھانے، اپنے دینی عِلم میں اضافے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے طریق سیکھنے کے ایک بہت بڑے مقصد کے لیے جمع ہوئے ہیں اور اس کے لیے اپنے جذبات کی قربانی دینا ضروری ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ یہاں ہم اپنے گھر چھوڑ کر سفر کر کے آئے ہیں اور سفر کی دعا سکھاتے ہوئے حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اے اللہ! ہم اس سفر میں تجھ سے بھلائی اور تقویٰ چاہتے ہیں۔ پس ان دنوں کو دعا اور ذکرِ الٰہی سے بھرنے کی کوشش کریں۔بعض لوگ جلسے کی برکات سے مستفید ہونے کے لیے پیچھے اپنے گھر والوں کو چھوڑ کر آئے ہیں، انہیں اپنے گھر والوں کی فکر بھی ہوگی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ دعا کیا کرو

> اے ہمارے خدا! مَیں پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختیوں سے، ناپسندیدہ اور بے چین کرنے والے مناظر سے، مال اور اہل وعیال میں برے نتیجے سے، غیر پسندیدہ تبدیلی سے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ بڑی جامع دعا ہے۔ فرمایا آج کل کووڈ کی وجہ سے فکرمندی بھی ہے اس لیے دعاؤں کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔عمومی دعاؤں کے ساتھ ان دنوں میں درود بھی خاص طور پر پڑھیں۔ نمازوں کے اوقات میں جب آئیں تو باہر وقت ضائع نہ کریں، جن کارکنان کی نمازوں کے اوقات میں ڈیوٹی نہیں ہے وہ بھی باجماعت نماز ادا کرنے کی کوشش کریں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ جلسے کے پروگراموں کے دوران جلسہ گاہ میں بیٹھ کر تقریریں سنیں۔مقررین نے بہت محنت سے تقاریر تیار کی ہوتی ہیں۔عموماً تقریریں ایسے موضوعات پر ہوتی ہیں جن کی اس وقت ضرورت ہے، لہٰذا بہت سے سوالات جو دلوں میں پیدا ہو رہے ہوتے ہیں ان کے جوابات ان تقاریر میں مل جاتے ہیں۔ وقفے کے دوران جو مختلف نمائشیں لگائی گئی ہیں ان سے استفادہ کریں۔ اس سال چونکہ بارشیں زیادہ نہیں ہوئیں، نیز نکاسئ آب اور ٹریک وغیرہ کا انتظام بھی بہتر کیا گیا ہے اس لیے امید ہے کہ کار پارکنگ میں زیادہ دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ کاروں پر آنے والے صبر اور حوصلے کے ساتھ ٹریفک کے نظام والوں کے ساتھ تعاون کریں۔ بیت الخلا اور غسل خانوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔ پانی بھی ضائع نہ کریں، بارشیں کم ہونے کی وجہ سے حکومت نے بھی کم پانی استعمال کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ان دنوں میں خشک موسم کی پیش گوئی ہے اور خشک گھاس پر آگ بہت جلدی لگ جاتی ہے اس لیے بہت احتیاط کریں۔حفاظتی نکتہ نظر سے بھی سب کو محتاط ہونا چاہیئے ۔ اللہ تعالیٰ ہر شر سے سب کو محفوظ رکھے۔

حضورِ انور نے فرمایا پھر دوبارہ مَیں کہتا ہوں کہ ان دنوں ذکرِ الٰہی اور عبادتوں کی طرف خاص توجہ رکھیں۔ جماعت کی ترقی اور دشمنوں سے محفوظ رہنے کے لیے بھی بہت دعائیں کریں۔ اسیران جو قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں ان کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ جلد ان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلسے کے حوالے سے دعائیہ کلمات میں فرماتے ہیں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسے کے لیے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم وغم دُور فرماوے۔...

ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطا اور رحیم اور مشکل کشا!یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت وطاقت تجھی کو ہے۔

اللہ تعالیٰ جلسے میں شامل ہونے والے ہر مرد و زن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 12/ اگست 2022ء

جلسہ سالانہ برطانیہ 2022ء کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر اور جلسے کے بارے میں اپنوں اور غیروں کے تاثرات کا بیان

سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 12/اگست 2022ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں گزشتہ ہفتے برطانیہ کا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور ان تین دنوں میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل ہم نے برستے ہوئے دیکھے۔ اس سال بھی وبا کی وجہ سے پہلے یہی خیال تھا کہ چھوٹے پیمانے پر جلسہ منعقد کیا جائے تاہم آخری مہینے میں یہ فیصلہ ہوا کہ برطانیہ کے تمام احمدیوں کو جلسے میں شمولیت کی اجازت دی جائے۔ اس فیصلے سے ابتداءً انتظامیہ کچھ پریشان تھی لیکن پھر جب تیاری شروع کی گئی تو ہم نے خدا تعالیٰ کے فضلوں کو برستے ہوئے دیکھا۔ کورونا وبا اور بعض دیگر عوامل کی وجہ سے چند لوگوں کو جلسے کے انعقاد کے حوالے سے بعض تحفظات تھے، انہوں نے مجھے خطوط بھی لکھے، لیکن لوگ دعائیں کر رہے تھے، مَیں بھی دعا کر رہا تھا چنانچہ خدا تعالیٰ نے تمام خوفوں اور تحفظات کو امن سے بدل دیا۔

جلسے کے بعد اگلے خطبے میں عموماً مَیں خدا تعالیٰ کے فضلوں اور شاملین کے تاثرات بیان کرنے کے ساتھ کارکنان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔ پس آج سب سے پہلے تو مَیں تیاری سے

لے کر وائنڈ اپ تک کام کرنے والے تمام کارکنان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جلسے کے دوران تمام مرد و زن کارکنان نے اپنی صلاحیتوں کے مطابق اچھا کام کیا، اس کے لیے تمام شاملین کو ان کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ بندوں کی شکر گزاری ہی خدا تعالیٰ کے شکر کی طرف لے کر جاتی ہے۔ انتظامات کے حوالے سے بعض شکایات بھی سامنے آئی ہیں، مثلاً لجنہ میں کھانے کی تقسیم کے متعلق لوگوں نے لکھا ہے۔ مَیں وہ خطوط ساتھ ساتھ انتظامیہ کو بھجوا رہا ہوں۔ اتنے بڑے انتظام میں کچھ کمی رہ جایا کرتی ہے، لیکن انتظامیہ کا کام یہ ہے کہ وہ جائزہ لے کر ان چیزوں کو اپنی لال کتاب میں درج کریں تا کہ آئندہ سال بہتر انتظام ہو سکے۔ ایم ٹی اے نے بھی اچھی کوریج کی، سٹوڈیوز بھی اس سال خود تیار کیا جس کی وجہ سے کئی ہزار پاؤنڈ کی بچت ہوئی۔ ایم ٹی اے کے کارکنان اس لیے بھی شکریے کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ترقی یافتہ اور غیر ترقی یافتہ ہر طرح کے ممالک سے براہِ راست مناظر نشر کر کے جماعت احمدیہ کی اکائی دنیا کو دکھا کر مخالفین کے منہ بند کر دیے۔

اس کے بعد حضورِ انور نے جلسے سے متعلق بعض احباب کے تاثرات پیش فرمائے۔

- نائیجر سے ایک غیر از جماعت عالم ابو بکر صاحب نے کہا کہ مجھے سب سے زیادہ جس بات نے متاثر کیا وہ لوگوں کا خلیفۂ وقت سے پیار ہے۔ یوں گمان ہوتا ہے کہ یہ محبت خود خدا تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں ڈالی ہے۔

- بورکینا فاسو سے ایک غیر از جماعت دوست اسحٰق صاحب نے لکھا کہ کوئی مانے یا نہ مانے آج حقیقی اسلام احمدیت ہی ہے۔

- فرنچ گیانا سے شام سے تعلق رکھنے والے ایک غیر احمدی نے کہا کہ مَیں نے پہلی بار خلیفۂ وقت کی تقریر سنی ہے مَیں بہت متاثر ہوا ہوں کہ مسلمانوں میں ایک ایسی تنظیم ہے جو اس طرح دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچا رہی ہے۔

- ایک اور صاحب نے کہا کہ آپ کے خلیفہ نے جو خواتین کے حقوق بیان کیے ہیں اس پر مجھے اپنے مسلمان ہونے پر فخر ہے۔

- زیمبیا کے ایک عیسائی پادری نے کہا کہ آپ کے خلیفہ کی تقریر سے اسلام کے متعلق میرا نظریہ بدل گیا ہے مَیں یقین سے کہتا ہوں کہ اسلام نے عورت کو جو حقوق دیے ہیں وہ عیسائیت نے نہیں دیئے۔

- آئیوری کوسٹ کے ایک غیر از جماعت دوست نے اظہار کیا کہ عالمی بیعت کا ان کے دل پر بہت اثر ہوا۔

- فرنچ گیانا سے ایک افغانی خاتون نے کہا کہ جلسہ سالانہ میں آپ کے خلیفہ کی تقریر سُن کر عجیب کیفیت ہوگئی تھی۔ افغانستان میں طالبان جو اسلام رائج کرنا چاہتے ہیں اس میں عورتوں کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے شاید اس لیے خلیفۂ وقت کی تقریر میں یہ سن کر کہ اسلام عورتوں کے حقوق کا کتنا خیال رکھتا ہے بہت سکون مل رہا تھا۔

نو مبایعین کے تاثرات بیان کرتے ہوئے حضورِ انور نے بورکینا فاسو کی ایک خاتون کے تاثرات پیش فرمائے۔

- وہ کہتی ہیں کہ خلیفۂ وقت کی تقریر سن کر یہ معلوم ہوا کہ ہم نے کس طرح معاشرے میں ایک مثالی احمدی بن کر رہنا ہے۔ اپنے قول و فعل میں مطابقت پیدا کر کے ایمان کو مضبوط کرنا ہے اور یقین میں بڑھنا ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں افریقہ کے لوگ ان پڑھ ہیں۔ اب یہ ایک افریقی خاتون کہہ رہی ہیں جس پر ہر ترقی یافتہ ملک میں رہنے والے احمدی کو غور کرنا چاہئے۔

- انڈونیشیا کی ایک نَو مبائع خاتون نے کہا کہ اگرچہ مَیں نے جلسہ صرف ٹی وی پر دیکھا ہے لیکن میرا دل و دماغ جلسے میں موجود تھا۔ جلسے سے میرا اس الٰہی جماعت پر ایمان بڑھا ہے۔

- ایک اور نَو مبائع خاتون نے لکھا کہ جس طرح یہ تین دن روحانی ماحول میں گزرے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ہر روز ایسے ہی بسر ہو۔

- زیمبیا کے ایک اسّی سالہ بزرگ نَو مبائع فرطِ جذبات سے شدید مغلوب ہوگئے، اور پوچھنے پر کہنے لگے کہ پہلی بار خلیفۂ وقت کو دیکھا اور آواز سنی ہے اس لیے آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے۔

- آسٹریلیا کے ایک نَو مبائع نے عالمی بیعت کے متعلق کہا کہ عالمی بیعت میرے لیے ایک حیرت انگیز تجربہ تھا، اس وقت مَیں جس روحانی کیفیت سے گزرا اس سے قبل وہ کیفیت مَیں نے کبھی محسوس نہیں کی۔

- ایک نَو مبائع خاتون نے لکھا کہ جب آپ نے حضرت اماں جانؓ کے اندازِ تربیت کا ذکر فرمایا تو مَیں نے عہد کیا کہ آئندہ مَیں بھی اپنے بچوں کی ایسے ہی تربیت کروں گی تا کہ وہ خادمِ دین بنیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ جلسے کے موقعے پر دنیا بھر سے سیاست دانوں اور مختلف شخصیات کے 126 پیغامات موصول ہوئے، جن میں سے 101 وڈیو اور 25 تحریری پیغامات تھے۔ برطانیہ کے علاوہ امریکہ، نیوزی لینڈ، کینیڈا، سیرالیون، لائبیریا، یوگنڈا، سپین اور ہالینڈ سے بھی پیغامات موصول ہوئے۔ 53 ممالک کے 80 مقامات پر جلسے کی براہِ راست سٹریمنگ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ پریس اینڈ میڈیا کی کوریج کے حوالے سے چونکہ میڈیا کو دعوت نہیں دی گئی تھی اس لیے انتظامیہ پریشان تھی کہ کس طرح جلسے کے متعلق دنیا کو بتائیں گے، لیکن خدا تعالیٰ نے خود اس کا انتظام فرما دیا۔ ریجنل سطح پر 8 میڈیا ہاؤسز نے جلسے کی کوریج کی۔ 28 ویب سائٹس نے جلسے کے متعلق خبریں یا آرٹیکل شائع کیے۔ ان ویب سائٹس کی پہنچ 20 ملین سے زائد لوگوں تک ہے۔ پرنٹ میڈیا کے حوالے سے دیکھا جائے تو اخبارات میں جلسے کے متعلق 14 آرٹیکل شائع ہوئے، ان اخبارات کو پڑھنے والوں کی تعداد 1.2 ملین ہے مختلف ٹی وی چینلز کے 32 پروگراموں میں جلسہ سالانہ کو کوَر کیا گیا، ان ٹی وی چینلز کو دیکھنے والوں کی تعداد 12 ملین سے زائد ہے۔ ریڈیو چینلز پر 33 پروگراموں میں جلسہ سالانہ کا ذکر ہوا۔ ان ریڈیو سٹیشنز کو سننے والوں کی تعداد ایک ملین سے زائد ہے۔

سوشل میڈیا پر بعض میڈیا آؤٹ لیٹس، صحافی حضرات اور نامور شخصیات نے جلسہ سالانہ کے حوالے سے پیغامات دیے جن کی پہنچ 12 ملین سے زائد افراد تک ہے۔ پریس اینڈ میڈیا کی ٹیم نے وڈیوز بنا کر سوشل میڈیا پر ڈالیں جن کی پہنچ دو لاکھ چونتیس ہزار سے زائد تھی۔ ان تمام کو ملا کر 57.5 ملین سے زائد افراد تک جلسے کی کوریج ہوئی۔ صحافی حضرات کو چونکہ جلسے پر آنے کی اجازت نہیں تھی۔ چنانچہ پریس اینڈ میڈیا کی ٹیم نے یوکے جماعت کے شعبہ تبلیغ کی معاونت سے 32 صحافیوں کو لنگر کا کھانا

بھجوایا اس کا بھی صحافیوں نے بڑا مثبت جواب دیا۔ ایم ٹی اے کی جانب سے 1885 پوسٹس، تصاویر اور وڈیوز اپ لوڈ کی گئیں جس کے ذریعے چار ملین افراد تک جلسے کا پیغام پہنچا۔ سوشل میڈیا پر 1236 وڈیوز اپ لوڈ کی گئیں۔ ایم ٹی اے کی ویب سائٹ کو چوبیس ہزار لوگوں نے بانوے ہزار مرتبہ دیکھا۔ ایم ٹی اے افریقہ کے مطابق 20 ٹی وی چینلز پر جلسہ سالانہ کی نشریات براہِ راست دکھائی گئیں۔ جلسہ کے حوالے سے 15 چینلز نے خبریں نشر کیں۔ ریویو آف ریلیجنز کی طرف سے جلسے کے متعلق 40 آرٹیکل لکھے گئے، 12 وڈیوز بنائی گئیں۔

حضورِ انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ایمان و ایقان میں ترقی دے اور جلسے کے اثرات وقتی نہ ہوں بلکہ دائمی ہوں۔

نمازِ جنازہ ہائے غائب

خطبے کے آخر میں حضورِ انور نے درج ذیل تین مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا:

1۔ محترمہ نصرت قدرت سلطانہ صاحبہ اہلیہ قدرت اللہ عدنان صاحب آف کینیڈا جو گزشتہ دنوں 55 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

2۔ مکرم چودھری لطیف احمد جھمٹ صاحب واقفِ زندگی جو 79 برس کی عمر میں گزشتہ دنوں وفات پا گئے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے 1971ء میں باقاعدہ زندگی وقف کی تھی، یوں مرحوم کو نصف صدی سے زائد خدمتِ سلسلہ کی توفیق ملی۔

3۔ مکرم مشتاق احمد عالم صاحب ابن مکرم محمد عالم صاحب مرحوم۔ آپ 19؍ جولائی کو 60 سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے تین بیٹے اور ایک داماد حافظِ قرآن ہیں۔ تین بیٹے مربیان ہیں جن میں سے ایک حافظ مصور احمد مزمل صاحب سینیگال میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

حضورِ انور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

☆...☆...☆

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 19؍ اگست 2022ء

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفۂ راشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ نے 19؍ اگست 2022ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بدری صحابہ کے ذکر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے کا ذکر چل رہا تھا۔ آپؓ کے عہدِ خلافت میں شام کی طرف پیش قدمی کا آج ذکر ہو گا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ باغی مرتدین کی سرکوبی سے فارغ ہو گئے اور عرب مستحکم ہو گیا تو آپؓ نے بیرونی جارحیت کے مرتکب مخالفین میں سے اہلِ روم سے جنگ کرنے کے متعلق سوچا۔ حضرت شُرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس ضمن میں اپنے ایک لمبے خواب کا ذکر کرتے ہوئے فتح کی خوشخبری سنائی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس خواب میں فتح کے علاوہ میری موت کی خبر بھی ہے اور لشکر کے معاملے میں مشکلات بھی پیش آئیں گی اور لشکر والوں کو بھی مصیبت جھیلنی پڑے گی جس کے بعد ہمیں غلبہ حاصل ہو جائے گا اور پہلے سے زیادہ خوشحالی اور فراخی میسر آئے گی نیز اللہ تعالیٰ مجھے عزت و رفعت سے نوازے گا جب کہ مشرکین کو ذلیل و رسوا کرے گا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس جنگ کے معاملے میں مشورہ کے لیے مختلف صحابہ کو طلب کیا۔ حضرت عمر بن خطابؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت عثمان بن عفانؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت علیؓ اور دیگر تمام مہاجرین و انصار نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیصلے کی بھرپور تائید کرتے ہوئے آپؓ کی مکمل اطاعت کرنے کا عندیہ دیا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام کی نعمت دے کر تم پر بڑا احسان کیا۔ تمہیں جہاد کے ذریعہ سے معزز کیا۔ تمہیں دین اسلام کے ذریعہ دیگر ادیان پر فضیلت دی۔ لہٰذا ملک شام میں رومیوں سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ جس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ کے لیے کمانڈرز مقرر کرتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ اپنی نیت رضائے الٰہی کے لیے خالص رکھنا۔ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں اور احسان کرنے والوں کا ساتھ دیتا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس خطاب کے بعد حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہلِ روم سے جنگ کرنے کے لیے لوگوں میں اعلان کیا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے امیر ہونے کی اطلاع بھی دی۔

ایک روایت کے مطابق 13؍ ہجری میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک لشکر کے ہمراہ شام کی طرف روانہ فرمایا لیکن بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عراق کی طرف روانہ کیا تھا تو اُسی وقت حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شام کی طرف بھیجا تھا اور شام کی فتح کا سب سے پہلا جھنڈا حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا۔ ایک اور روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرتدین کے خلاف گیارہ لشکر ترتیب دے کر روانہ کیے تھے تو اُس وقت حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شام کی سرحدوں کی حفاظت کے لیے تیماء جانے کا حکم دیا تھا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رومیوں سے جنگ کے سلسلے میں اہلِ مدینہ کے علاوہ دیگر علاقوں کے مسلمانوں کو بھی جنگ اور جہاد میں شامل ہونے کی ترغیب دلائی۔ آپؓ نے اہلِ یمن کی جانب بھی ایک خط لکھا جس میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق جہاد میں شامل ہونے کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مجاہدین کے لیے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر کیا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یمن کے ہر محلے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط پڑھ کر سنایا اور واپس آ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کے مسلمانوں کے مدینہ آنے کی

خوشخبری سنائی۔ دوسری طرف تیماء کے اطراف کے بہت سے لوگ حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ آملے۔ رومیوں کو جب مسلمانوں کے عظیم لشکر کی خبر ہوئی تو انہوں نے بھی اپنے زیر اثر عربوں سے مدد طلب کی۔حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ سے مدد کی دعا کرتے ہوئے پیش قدمی جاری رکھنے اور دشمن کی جانب بھی نگاہ رکھنے کا حکم فرمایا۔حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مقام پر ایک پادری باھان کے لشکر کو شکست دی اور اُس کے بہت سے افراد کو قتل کر دیا جب کہ پادری باھان نے دمشق کی طرف فرار ہو کر پناہ لی۔ بعد ازاں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درخواست پر جیش البدال نامی لشکر اُن کی مدد کے لیے بھجوادیا۔

حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب سے دیگر امراء کے لشکروں کے پہنچنے سے پہلے ہی رومیوں پر حملہ کر دیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس ہدایت کو نظر انداز کر دیا کہ اتنا آگے نہ نکل جانا کہ پیچھے سے دشمن کو حملہ کرنے کا موقع مل جائے۔ کامیابی کے جذبے نے حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی پشت کی جانب سے غافل کر دیا۔ اس وقت اُن کے ہمراہ حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ حضرت ذوالکَلاع رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دشمن کی فوجوں نے محصور کرلیا اور وہ شکست کھا کر مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ ذوالمروہ تک پہنچ گئے جب کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی جگہ ڈٹے رہے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ناراض ہو کر حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی۔ بعد ازاں جب انہیں اجازت ملی تو انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معافی مانگی۔

حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکست کے باوجود حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عزم و حوصلہ میں ذرا فرق نہ آیا اور انہوں نے ایک لمحہ ضائع کیے بغیر حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ذوالکلاع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کمک بھیجنے کا انتظام کیا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چار لشکر ترتیب دیئے۔ پہلا لشکر حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرکردگی میں تھا جس کے ذمہ دمشق کی فتح اور دیگر لشکروں کی مدد کرنا تھا۔ اس لشکر کی تعداد ابتدا میں تین ہزار تھی جو بعد میں بڑھ کر سات ہزار تک ہوگئی تھی۔حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس موقع پر جنگ کے متعلق حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نصائح کرتے ہوئے جنگ کے دوران بچوں بوڑھوں اور عورتوں کو قتل نہ کرنے، دیگر مذاہب کی عبادت گاہوں کو نقصان نہ پہنچانے اور مسلمانوں کی دیگر اعلیٰ اقدار کا احترام کرنے کی بھی ہدایت فرمائی۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر صبح اور شام یہ دعا کرتے کہ اے اللہ! تُو نے ہمیں پیدا کیا۔ ہم کچھ بھی نہ تھے پھر تُو نے اپنی جناب سے رحمت اور فضل کرتے ہوئے ہماری طرف ایک رسول بھیجا۔ پھر تُو نے ہمیں ہدایت دی جب کہ ہم گمراہ تھے اور تُو نے ہمارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دی جب کہ ہم کافر تھے۔ ہم تعداد میں تھوڑے تھے اور تُو نے ہمیں زیادہ کیا۔ پھر تُو نے ہم پر جہاد فرض کیا اور ہمیں مشرکین سے اُس وقت جنگ کرنے کا حکم دیا یہاں تک کہ وہ لاالہ الا اللہ کا اقرار کرلیں اور وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں۔ اے اللہ! ہم تیرے اس دشمن سے جہاد کے بدلے تیری خوشنودی کے خواہاں ہیں جس نے تیرے ساتھ شریک ٹھہرایا اور تیرے سوا اور معبودوں کی عبادت کی۔ اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ظالم جو کہتے ہیں تیری شان اُس سے بہت بلند ہے۔ اے اللہ! اپنے مشرک دشمن کے مقابلہ میں اپنے مسلمان بندوں کی مدد فرما۔ اے اللہ! انہیں آسان فتح نصیب فرما۔

دوسرا لشکر حضرت شُرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا۔حضرت شُرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابتدائی اسلام لانے والوں میں سے تھے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت شُرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر کی روانگی کے لیے حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روانگی کے تین دن بعد کی تاریخ مقرر فرمائی۔حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت شُرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی وہی وصیت یاد دلائی جو آپؓ نے حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کی تھی۔ نیز فرمایا کہ نماز وقت پر ادا کرنا اور جنگ کے روز ثابت قدم رہنا یہاں تک کہ تم فتح حاصل کرلو یا شہید ہو جاؤ۔حضرت شُرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ اللہ سے مدد مانگتے ہیں جو اللہ چاہے گا وہی ہو جائے گا۔ انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو الوداع کہا اور اپنے لشکر کے ساتھ شام کی جانب روانہ ہوگئے۔حضرت شُرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر کی تعداد تین سے چار ہزار تک تھی۔

تیسرا لشکر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا۔ آپؓ اُن دس صحابہ میں سے ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ہی جنت کی بشارت دی تھی اور جنہیں عشرہ مبشرہ کہتے ہیں۔ آپؓ کے لشکر کی تعداد سات ہزار تھی۔حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی راستے میں ایک بستی مآب کے لوگوں سے جنگ ہوئی اور وہاں کے لوگوں کی درخواست پر آپؓ نے اُن سے صلح کر لی جو کہ شام کے علاقے کی سب سے پہلی صلح تھی۔حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عرب کے شہسواروں میں سے ایک عظیم المرتبت شخص حضرت قیس بن ھُبَیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی چند نصائح کے ساتھ روانہ فرمایا تھا جنہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا کہ اگر آپؓ اور میں زندہ رہے تو آپؓ کو میرے بارے میں مسلمانوں کی حفاظت اور مشرکوں کے خلاف جہاد کی پسندیدہ خبریں پہنچیں گی۔حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جابیہ میں حضرت قیس بن ھُبَیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دو مشرک کمانڈروں کے ساتھ مبارزت اور اُن کمانڈروں کی موت کی خبر پہنچی تو آپؓ نے فرمایا کہ قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سچ کر دکھایا اور وعدہ پورا کر دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ باقی ذکر بعد میں چلتا رہے گا۔

بعد ازاں حضور انور نے 12/اگست 2022ء کو ربوہ میں 62 سال کی عمر میں شہید ہونے والے مکرم نصیر احمد صاحب ابن عبد الغنی صاحب کی شہادت کی تفصیل بیان فرمائی اور ان کے ذکر خیر اور ان کی جماعتی خدمات کے تذکرے کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب بعد نماز جمعہ پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

☆...☆...☆

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 26/اگست 2022ء

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفۂ راشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 26/اگست 2022ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد ، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شام کی طرف بھیجے ہوئے تین لشکروں کا ذکر گزشتہ خطبے میں ہو چکا ہے۔ چوتھا لشکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خواہش پر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں شام کی طرف روانہ ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لشکر کی روانگی کے وقت حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ تم رائے اور تجربے کے مالک ہو اور جنگی بصیرت رکھتے ہو۔ تمہارے ساتھ تمہاری قوم کے اشراف اور مسلم صلحاء ہیں اور تم اپنے بھائیوں سے ملو گے لہٰذا ان کی خیر خواہی میں کوتاہی نہ کرنا اور اُن کے اچھے مشورے کو نہ روکنا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ کتنا بہتر ہے کہ میں آپؓ کے گمان کو سچ کر دکھاؤں۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر کی تعداد چھ سات ہزار کے درمیان تھی جب کہ ان کی منزل مقصود فلسطین تھی۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ہزار مجاہدین کا لشکر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سربراہی میں روم کی طرف روانہ کیا جس نے رومیوں کی طاقت کو پارہ پارہ کر کے شکست دی اور فتح حاصل کی۔ اس جنگ میں پکڑے گئے قیدیوں سے پوچھ گچھ پر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم ہوا کہ رومی فوج مسلمانوں پر اچانک حملہ کرنے کی تیاری میں ہے۔ اس پر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا لشکر منظم کیا اور جب رومیوں نے حملہ کیا تو اُن کو پسپا ہو کر واپس جانے پر مجبور کر دیا۔ بعد ازاں رومیوں پر جوابی حملہ کر کے اُن کی قوت کو تباہ کر دیا۔ رومی فوج نے میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کی۔ اسلامی فوج نے اُن کا پیچھا کیا۔ دشمن کے ہزاروں فوجی مارے گئے جس پر یہ معرکہ ختم ہوا۔

ان لشکروں میں ایک ہزار سے زائد مہاجر اور انصار صحابہ شامل تھے جنہوں نے ابتدائے اسلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش بدوش لڑائیوں میں حصہ لیا تھا۔ ان میں وہ اہل بدر بھی شامل تھے جن کے لیے آپؐ نے اللہ تعالیٰ سے التجا کی تھی کہ آج اگر تُو نے اس چھوٹی سی جماعت کو ہلاک کر دیا تو آئندہ پھر کبھی زمین پر تیری پرستش نہیں کی جائے گی۔ اس وجہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کامل امید تھی کہ اللہ تعالیٰ اُن کے بھیجے ہوئے لشکروں کو رومیوں پر غلبہ عطا فرمائے گا۔

فلسطین میں موجود شاہِ روم ہرقل کو جب مسلمانوں کی فتح کی اطلاع ملی تو اُس نے علاقے کے سرداروں کو جمع کر کے جذباتی تقریروں کے ذریعہ فتح کا یقین دلا کر مسلمانوں کے خلاف جنگ پر آمادہ کر لیا۔ اسی طرح اُس نے دمشق، حمص اور انطاکیہ کے لوگوں کو بھی مسلمانوں کے خلاف بھڑکا کر جنگ پر راضی کر لیا اور انطاکیہ کو ہیڈ کوارٹر بنا کر مسلمانوں سے جنگ کی تیاری کرنے لگا۔ ایک روایت میں یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ جب ہرقل کو اسلامی لشکروں کی آمد کی اطلاع ملی تو اُس نے اپنی قوم کو جنگ سے باز رہنے کا مشورہ دیتے ہوئے شام کی نصف پیداوار کی شرط پر مسلمانوں سے صلح کا مشورہ دیا تا کہ روم کا علاقہ بھی اُن کے پاس رہ جائے اور نصف پیداوار بھی مل جائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ مسلمان تمام علاقے پر قابض ہو جائیں۔ اہل روم نے ہرقل کی رائے سے اختلاف کیا جس پر ہرقل نے حمص اور انطاکیہ میں اپنے لشکر تیار کیے۔ ہرقل کے پاس چونکہ فوج کی تعداد بہت زیادہ تھی اس لیے اُس نے حضرت عمرو بن عاص، حضرت یزید بن ابوسفیان، حضرت ابوعبیدہ اور حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مقابلے کے لیے علیحدہ علیحدہ بڑے بڑے لشکر بھجوائے۔ حضرت ابوعبیدہ، حضرت عمرو بن عاص اور حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے اپنے خطوط میں ہرقل کے انطاکیہ میں قیام اور اُس کے لشکروں کی صورتِ حال سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اطلاع بھجوائی اور مدد طلب کی۔ جواب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہرقل کا انطاکیہ میں قیام کرنا اُس کی اور اُس کے ساتھیوں کی شکست اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری اور مسلمانوں کی فتح ہے۔ خود بھی اللہ کی اطاعت کرو اور اپنے ساتھیوں کو بھی اطاعتِ الٰہی کا حکم دو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں رُسوا نہیں کرے گا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ہاشم بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سربراہی میں ایک ہزار مجاہدین کا لشکر ترتیب دے کر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدد کے لیے روانہ کیا۔ روانگی کے وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ہم بڑے بوڑھے کی رائے اور تجربہ سے استفادہ کیا کرتے تھے اور نوجوانوں کے صبر، قوت اور شجاعت پر بھروسہ کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اندر یہ سب فضائل جمع کر دیے ہیں۔ جب دشمن سے مڈبھیڑ ہو تو ڈٹ کر مقابلہ کرنا اور صبر کا مظاہرہ کرنا۔ اللہ کی راہ میں تم جو قدم بھی اُٹھاؤ گے اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ تمہارے نامہ اعمال میں عمل صالحہ لکھے گا۔ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ حضرت ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے کہا کہ تم جو بھی نیزے چلاؤ اور جو ضرب بھی لگاؤ اُس سے مقصود اللہ کی رضا ہو۔ حضرت ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواباً کہا کہ آپؓ بے فکر رہیں میرا ہر عمل اللہ کی خاطر ہی ہو گا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سات سو افراد پر مشتمل ایک اور لشکر حضرت سعید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں جہادِ شام کے لیے روانہ کیا۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس لشکر میں شامل ہونے کی خواہش کا ذکر کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے بلال! مَیں تمہیں صرف اذان کے لیے چاہتا ہوں اور مجھے تمہاری جدائی سے وحشت محسوس ہوتی ہے لیکن ایسی جدائی ضروری ہے جس کے بعد قیامت تک ملاقات نہ ہو گی تم عمل صالحہ کرتے رہنا یہ دنیا سے تمہارا زادِ راہ ہو اور جب تم زندہ رہو گے اللہ تمہارا ذکر

باقی رکھے گا اور جب وفات پاؤ گے تو اس کا بہترین ثواب عطا کرے گا۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ آپؓ کو جزائے خیر عطا کرے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کے لیے اذان دینا نہیں چاہتا اور اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حضرت سعید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ روانہ ہو گئے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بھی لوگ جمع کر کے حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف روانہ کیے۔ حضرت حمزہ بن ابوبکر ہمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اپنا ایک ہزار یا اُس سے زائد کا لشکر لے کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کی تعداد اور تیاری دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ مسلمانوں پر اللہ کے اس احسان پر تمام تعریفیں اُسی کے لیے ہیں۔ اللہ ہمیشہ ان لوگوں کے ذریعہ مسلمانوں کی مدد کر کے اُن کی راحت کے سامان مہیا کرتا رہتا ہے اور اُن کے دشمن کی پشت کو توڑ کر رکھ دیتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اجازت دی کہ جس لشکر سے چاہو جا ملو۔ چنانچہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ جان کر کہ اسلامی لشکروں کے امیروں میں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ قریب تھے وہ اپنے لشکر سمیت حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملے۔ یہ بھی عشق رسول کے اظہار کا ایک طریقہ تھا۔

جہادی وفود کا مدینہ میں آنے کا سلسلہ جاری رہا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں مہمات پر روانہ کرتے رہتے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلسل خطوط کی بنا پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شام بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس وقت عراق میں تھے جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنہیں شام جا کر اسلامی افواج کی امارت سنبھالنے کا حکم دیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دمشق میں قیام کیا جب کہ بعض روایات میں ہے کہ انہوں نے قناۃ بُصریٰ میں قیام کیا۔ یہاں کے لوگوں نے مسلمانوں سے اپنی جانوں کی امان، حفاظت اور جزیہ کی ادائیگی پر صلح کر لی۔

حضرت خالد بن ولید، حضرت ابوعبیدہ اور حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ساتھ لے کر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدد کے لیے فلسطین کی طرف روانہ ہوئے۔ رومی مسلمانوں کی افواج کی آمد سن کر اجنادین کی طرف ہٹ گئے۔ دونوں طرف کے تمام لشکر اجنادین میں جمع ہو گئے۔ ہرقل نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واپس جانے کی صورت میں مختلف تحفے اور تحائف دینے کی پیشکش کی لیکن حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ پیشکش انتہائی حقارت سے ٹھکرا دی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے لشکر کو اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے جہاد کی ترغیب دی اور مسلمان عورتوں کو لشکر کے پیچھے رہ کر اللہ کو پکارنے اور فریاد کرنے کا حکم دیا۔ دونوں طرف کی افواج میں شدید لڑائی ہوئی۔ رومیوں کے سردار قتل کیے گئے۔ مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس فتح کی اطلاع کے وقت مرض الموت میں مبتلا تھے لیکن فتح کی خبر سے بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مسلمانوں کی مدد کی اور اس نے میری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اجنادین کی جنگ کے بارہ میں ایک ابہام ہے کہ یہ شاید حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ہوئی تھی لیکن ہماری تحقیق کے مطابق غالب امکان یہی ہے کہ اجنادین کی جنگ دو مرتبہ ہوئی ہو۔ پہلی مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دَورِ خلافت میں اور دوسری بار حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دَور خلافت میں ہوئی۔ بہر حال اللہ بہتر جانتا ہے۔ فتح دمشق کی تفصیلات ان شاء اللہ آئندہ بیان ہوں گی۔

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 5، 12، 19، 27 اگست 2022ء)

طالبو! تم کو مبارک ہو کہ اب نزدیک ہیں
اس میرے محبوب کے چہرہ کے دِکھلانے کے دن
وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے
اب تو تھوڑے رہ گئے دجّال کہلانے کے دن

درّثمین

وہ یوں بھی تھا طبیب وہ یوں بھی طبیب تھا

وہ رات بے پناہ تھی اور میں غریب تھا
وہ جس نے یہ چراغ جلایا عجیب تھا

وہ روشنی کہ آنکھ اُٹھائی نہیں گئی
کل مجھ سے میرا چاند بہت ہی قریب تھا

دیکھا اُسے تو طبع رواں ہو گئی مری
وہ مسکرا دیا تو میں شاعر ادیب تھا

رکھتا نہ کیوں میں روح و بدن اُس کے سامنے
وہ یوں بھی تھا طبیب وہ یوں بھی طبیب تھا

ہر سلسلہ تھا اُس کا خدا سے ملا ہوا
چپ ہو کہ لب کُشا ہو، بلا کا خطیب تھا

موجِ نشاط و سیلِ غمِ جاں تھے ایک ساتھ
گلشن میں نغمہ سنج عجب عندلیب تھا

★ میں بھی رہا ہوں خلوتِ جاناں میں ایک شام
یہ خواب ہے یا واقعی میں خوش نصیب تھا

حرفِ دعا و دستِ سخاوت کے باب میں
خود میرا تجربہ ہے وہ بے حد نجیب تھا

دیکھا ہے اُس کو خلوت و جلوت میں بار ہا
وہ آدمی بہت ہی عجیب و غریب تھا

لکھّو تمام عمر مگر پھر بھی تم علیمؔ
اُس کو دِکھا نہ پاؤ وہ ایسا حبیب تھا

مکرم عبید اللہ علیمؔ صاحب مرحوم

★ احمدیہ گزٹ جوبلی جون 2022ء کے صفحہ 48 پر نادانستہ غلطی سے یہ مصرعہ درست نہیں لکھا گیا تھا۔ ادارہ معذرت خواہ ہے۔

اپنی نسلوں کو میڈیا کی برائیوں سے بچائیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 23/اپریل 2010ء سے چند اقتباسات

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 23/اپریل 2010ء کو سوئٹزرلینڈ میں احباب جماعت اور خصوصاً نوجوان نسلوں کی تربیت کے حوالہ سے ایک نہایت اہم خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں مختلف معاشروں میں پیدا ہونے والی اخلاقی کمزوریوں اور خصوصاً مغربی معاشرہ میں نئی ٹیکنالوجی کی وجہ سے پھیلنے والی مختلف اخلاقی برائیوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور ان کے سدّباب کے لئے والدین کے علاوہ نظام جماعت اور ذیلی تنظیموں کو بھی اُن کی ذمّہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

حضور انور نے فرمایا:

”بعض دفعہ اولاد بھی خدا تعالیٰ کے حکموں کے مقابلے پر کھڑی ہو جاتی ہے۔ وہ بھی ایک شرک کی قسم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے واضح حکم کا انکار کر کے اولاد کی بات ماننا بھی ایک قسم کا مخفی شرک ہے۔ بلکہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ کی یاد کو یہ چیزیں بھلا دیتی ہیں۔ کئی لوگ ہیں جو احمدیت سے دُور ہٹے ہیں تو اولاد کی وجہ سے۔ اولاد کے بے جا لاڈ پیار نے اور اولاد کی آزادی نے اولاد کو جب دین سے ہٹایا تو خود ماں باپ بھی دین سے ہٹ گئے۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں ایک جگہ فرماتا ہے کہ:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔

(سورۃ المنافقون 10:63)

اے مومنو! تمہیں تمہارے مال اور اولادیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں۔...“

”پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک احمدی سے توقع رکھی ہے کہ ہر قسم کے جھوٹ، زنا، بدنظری، لڑائی جھگڑا، ظلم، خیانت، فساد، بغاوت سے ہر صورت میں بچنا ہے۔ ہر وقت اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ میں ان برائیوں سے بچ رہا ہوں؟ بعض لوگ ان باتوں کو چھوٹی اور معمولی چیز سمجھتے ہیں۔ اپنے کاروبار میں، اپنے معاملات میں جھوٹ بول جاتے ہیں۔ ان کے نزدیک جھوٹ بھی معمولی چیز ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی شرک کے برابر ٹھہرایا ہے۔ زنا ہے، بدنظری وغیرہ ہے۔ یہ برائیاں آج کل میڈیا کی وجہ سے عام ہو گئی ہیں۔ گھروں میں ٹیلی وژن کے ذریعہ یا انٹرنیٹ کے ذریعہ سے ایسی ایسی بیہودہ اور لچر فلمیں اور پروگرام وغیرہ دکھائے جاتے ہیں جو انسان کو برائیوں میں دھکیل دیتے ہیں۔ خاص طور پر نوجوان لڑکے لڑکیاں بعض احمدی گھرانوں میں بھی اس برائی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پہلے تو روشن خیالی کے نام پر ان فلموں کو دیکھا جاتا ہے۔ پھر بعض بدقسمت گھر عملاً ان برائیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تو یہ جو زنا ہے یہ دماغ کا اور آنکھ کا زنا بھی ہوتا ہے اور پھر یہی زنا بڑھتے بڑھتے حقیقی بُرائیوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ماں باپ شروع میں احتیاط نہیں کرتے اور جب پانی سر سے اونچا ہو جاتا ہے تو پھر افسوس کرتے اور روتے ہیں کہ ہماری نسل بگڑ گئی، ہماری اولادیں برباد ہو گئی ہیں۔ اس لئے چاہئے کہ پہلے نظر رکھیں۔ بیہودہ پروگراموں کے دوران بچوں کو ٹی وی کے سامنے نہ بیٹھنے دیں اور انٹرنیٹ پر بھی نظر رکھیں۔

بعض ماں باپ زیادہ پڑھے لکھے نہیں ہیں۔ جماعتی نظام کا کام ہے کہ ان کو اس بارے میں آگاہ کریں۔ اسی طرح انصار اللہ ہے، لجنہ ہے، خدام الاحمدیہ ہے یہ تنظیمیں اپنی اپنی تنظیموں کے ماتحت بھی ان برائیوں سے بچنے کے پروگرام بنائیں۔ نوجوان لڑکوں لڑکیوں کو جماعتی نظام سے اس طرح جوڑیں، اپنی تنظیموں کے ساتھ اس طرح جوڑیں کہ دین ان کو ہمیشہ مقدم رہے اور اس بارے میں ماں باپ کو بھی جماعتی نظام سے یا ذیلی تنظیموں سے بھرپور تعاون کرنا چاہئے۔ اگر ماں باپ کسی قسم کی کمزوری دکھائیں گے تو اپنے بچوں کی ہلاکت کا سامان کر رہے ہوں گے۔ خاص طور پر گھر کے جو نگران ہیں یعنی مرد ان کا سب سے زیادہ یہ فرض ہے اور ذمہ داری ہے کہ اپنی اولادوں کو اس آگ میں گرنے سے بچائیں جس آگ کے عذاب سے خدا تعالیٰ نے آپ کو یا آپ کے بڑوں کو بچایا ہے اور اپنے فضل سے زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ دنیا خاص طور پر دوسرے مسلمان شدید بے چینی میں مبتلا ہیں کہ ان کو کوئی ایسی لیڈر شپ ملے جو ان کی رہنمائی کرے۔ لیکن آپ پر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ہوا ہے کہ زمانے کے امام کی بیعت میں آ کر رہنمائی مل رہی ہے۔ خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے سے نیکیوں پر قائم رہنے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے یہ سب فضل تقاضا کرتے ہیں کہ توجہ دلانے پر ہر برائی سے بچنے کا عہد کرتے ہوئے لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھیں۔ نیکیوں پر خود بھی قدم ماریں اور اولاد کو بھی اس پر چلنے کی تلقین کریں اور اس کے لئے کوشش کریں۔ خدا تعالیٰ کے اس ارشاد اور انذار کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا (سورۃ التحریم 7:66)

(بقیہ صفحہ 30)

خلافت، حصارِ عافیت اور ترقیات کی ضامن ہے

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب، نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کے چوالیسویں جلسہ سالانہ 2022ء کے موقع پر ہفتہ کے روز 16/ جولائی کو دوسرے اجلاس میں مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نے ''خلافت، حصارِ عافیت اور ترقیات کی ضامن ہے'' کے موضوع پر نہایت علمی، تحقیقی اور ایمان افروز تقریر پیش کی۔ افادۂ عام کے لئے ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

(ادارہ)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

(سورۃ النّور 56:24)

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝

(سورۃ التوبہ 33:9)

اسلام کے عروج کا رستہ یہی ہے ایک
نورِ نبی نے راہ دکھائی یہی تو ہے
تمکینِ دیں کا نسخۂ واحد بھی ہے یہی
''النور'' کی بھی راہنمائی یہی تو ہے
خوفِ جہاں بدلتا ہے امن و سکون سے
رحماں خدا کی وعدہ وفائی یہی تو ہے
''قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے''

''خلافت، حصارِ عافیت اور ترقیات کی ضامن ہے''

ترجمہ:

اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسبِ حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔ اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اُسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور اُن کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے (اور) کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔

دوسری آیت کا ترجمہ ہے:

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اسے دین (کے ہر شعبہ) پر غالب کر دے۔ خواہ مشرک بُرا منائیں۔

اسلام کے آخری غلبہ کی تقدیر

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ کا یہ ایک وعدہ ہے، ایک منصوبہ ہے، ایک فیصلہ ہے اور ایک تقدیر ہے کہ اس نے محمد رسول اللہ ﷺ کے دینِ اسلام کو دیگر ادیان پر غالب کرنا ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس رسول کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ رسول بنیادی طور پر رسول اللہ ﷺ ہیں مگر اس آیت میں آخری زمانے میں دیگر ادیان پر اسلام کے حتمی غلبے کے لئے رسول اللہ ﷺ کے ظلّ اور سائے میں ایک اور رسول کا بھی ذکر ہے جو دراصل محمد رسول اللہ ﷺ کی دوسری بعثت کے طور پر ہے۔ چنانچہ وہ رسول پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود اور مہدی معہود قرار دیا گیا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے اس امّت میں آنے والے اس مسیح و مہدی کے بارہ میں فرمایا تھا:

يُهْلِكُ اللّٰهُ فِيْ زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِسْلَام

(سنن ابی داؤد۔ کتاب الملاحم باب خروج الدجّال و مسند احمد بن حنبل۔ جلد 2، صفحہ 437)

کہ اس (مسیح و مہدی) کے وقت میں اللہ تعالیٰ اسلام کے سوا باقی تمام ملّتوں کو ہلاک کر دے گا۔ (یہ ہلاکت وہ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال کی آیت 43 میں بیان فرمایا ہے کہ

''لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ۔''

کہ جو دلیل کے ساتھ ہلاک ہو چکا ہے وہ ہلاک ہو جائے اور جو دلیل کے ساتھ زندہ ہے وہ زندہ ہو جائے۔

اپنی اس پیشگوئی میں رسول اللہ ﷺ نے مسیح موعود کے دور میں اسلام کے حتمی غلبے اور اس کے مقابل پر دیگر مذاہب کی ترقی کے رک جانے اور آخر کار ان کی حتمی شکست کی خبر دی ہے۔

حضرت امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ قَالَ هٰذَا وَعْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بِاَنَّهٗ تَعَالٰى يَجْعَلُ الْاِسْلَامَ عَالِيًا عَلٰى جَمِيْعِ الْاَدْيَانِ وَتَمَامُ هٰذَا اِنَّمَا يَحْصُلُ عِنْدَ نُزُوْلِ عِيْسٰى وَقَالَ السُّدِّ ذٰلِكَ عِنْدَ خُرُوْجِ الْمَهْدِ۔''

(التفسیر الکبیر للرّازی، تفسیر سورۃ التوبہ زیر آیت ھذہ، الوجہ الثانی)

کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ ہے کہ وہ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرے گا اور وعدے کی تکمیل مسیح موعود کے وقت میں ہوگی۔ اور سُدّی کہتے ہیں کہ یہ وعدہ مہدی کے زمانے میں ہوگا۔

پھر تفسیر روح المعانی، تفسیر ابن جریر، تفسیر قادری، اور شیعہ کتاب بحار الانوار وغیرہ میں اس آیت کے تحت لکھا ہے کہ یہ غلبۂ اسلام بر اَدیان باطلہ مسیح و مہدی کے ذریعے ہوگا۔

ہر ترقی پر خوف کی تقدیر

سامعین کرام! آپ جانتے ہیں کہ سورۃ النوّر کی یہ آیت، آیتِ استخلاف کہلاتی ہے۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ خلافت کو ترقیات کی ضمانت اور امن و عافیت کا حصار قرار دیتا ہے اور فرماتا ہے:

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ؕ

کہ اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق وہ خلافتِ حقّہ، خلافت راشدہ، خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ قائم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ ان کے دین کو تمکنت عطا فرمائے گا۔ عربی میں 'تمکنت'، مضبوطی سے قائم ہو جانے، اقتدار اور غلبے کو کہتے ہیں۔ اور فرمایا کہ ان کے خوف کو دور کر کے امن میں تبدیل کر دے گا۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں پہلے تمکنت کا ذکر فرمایا ہے۔ دیکھنے کی بات یہ ہے کہ جب تمکنت عطا ہو گئی تو پھر یہ کیوں فرمایا کہ

وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ؕ

کیونکہ بظاہر تو خوف دور ہونے کے بعد تمکنت نصیب ہوتی ہے۔ اگر اس کلام کو کوئی انسان ترتیب دیتا تو وہ پہلے خوف کو دور کرنے کی بات کرتا اور جب خوف دور ہو جاتا تو پھر تمکنت کی بات کرتا۔ کیونکہ تمکنت میں کوئی خوف باقی نہیں رہتا۔ مگر اللہ تعالیٰ تمکنت کے بعد خوف کو امن میں بدلنے کی ضمانتیں دے رہا ہے۔ لیکن یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس کی ترتیب اور ترتیب کی حکمتیں بالکل اور ہیں۔ چنانچہ بالآخر یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہی ترتیب درست ہے جو اللہ تعالیٰ نے قائم فرمائی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ خلافت کے ذریعہ جماعت کو مسلسل ترقیات نصیب ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اور ترقی کی ہر منزل کے حصول کے نتیجے میں خوف پیدا ہوتے ہیں جو دشمن کی اپنی تکلیف کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے حسد کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اور یہ خوف وہ ہے جو تمکنت سے پہلے پیدا نہیں ہوا کرتا۔ یہ ہر تمکنت کے بعد پیدا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس آیت میں منظر یہ پیش فرما رہا ہے کہ ہر ترقی پر دشمن بھڑکے گا اور تمہارے لئے خوف کے سامان پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔ حسد کی وجہ سے اسے ایک آگ لگ جائے گی۔ وہ تم سے خطرہ محسوس کرے گا اور اس کے نتیجے میں وہ تمہارے لئے خطرات پیدا کرے گا۔ مگر تمہاری ترقی اور پیش رفت چونکہ پختہ ایمان کی بنیاد پر اعمالِ صالحہ کی وجہ سے ہوگی تو اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور تمہارے خوفوں کو دور کر دے گا۔ یہ اس کا وعدہ ہے۔ اس کی فعلی شہادت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے ذریعے قائم شدہ اِس خلافتِ راشدہ، خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ کے حق میں بار بار اس وعدے کو پورا کر کے دکھا چکی ہے۔

یہاں یہ پہلو بھی مدّ نظر رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اِس وعدے کو تاکیدی کلام کے ساتھ حتمی بنایا ہے۔ یہ ایسا پکّا وعدہ ہے جو لازماً اور ہر حال میں اور ضرور بالضرور پورا ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ ایمان اور عملِ صالح پر قائم رہتے ہوئے خلافت کے تابع رہو تو۔

یہاں لفظ ''خَوْفِهِمْ'' میں بھی ایک پیغام موجود ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہ خوف لوگوں کا ہے۔ ''خَوْفِهِمْ'' اللہ تعالیٰ کے لئے یا خلافت کے لئے کوئی خوف نہیں ہے۔ یہ لوگوں کا خوف ہے جسے اللہ تعالیٰ خلافت کے ذریعہ امن میں بدل دے گا۔ یہ اس کا وعدہ ہے کہ وہ خیر و عافیت کے حصار میں لے کر انہیں آگے بڑھنے کی وسیع اور شاندار شاہراہیں عطا کرے گا۔

پس خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ خلافت کی برکتوں سے ہی عالَمِ اسلام تمکنت، استحکام، شان و شوکت اور غلبہ حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی نظام یا طریقہ کار مذکور نہیں ہے جو اسلام کے لئے ترقی کا موجب بن سکے۔ دنیائے اسلام کی سب مذہبی تنظیمیں اور سب اسلامی ملک مل کر بھی وہ کام نہیں کر سکتے، نہ کر سکے ہیں جو اکیلی خلافت احمدیہ نے کر دیئے اور کر رہی ہے۔

موجودہ خلافت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی معیت کا وعدہ

اس خلافت اور اس خلیفہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی ضمانت کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی ضمانت یہ ہے کہ ''اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْرُ'' اے مسرور! میں تیرے ساتھ ہوں۔ دسمبر 1907ء کا الہام ہے۔ 115/116 سال پہلے۔

جب 2003ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد مسندِ خلافت پر جلوہ افروز ہوئے تو اس وقت اس الہام پر تقریباً 96 سال گزر چکے تھے۔ 96 سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو اللہ تعالیٰ ایک ایسی خبر دے رہا ہے کہ جو انتہائی غیر معمولی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ یہ بتا رہا ہے کہ ایک بچہ پیدا ہوگا جو بڑا ہو کر اس برگزیدہ مقام پر فائز ہوگا جس کے لئے اللہ تعالیٰ تائید و نصرت کی تقدیر رکھتا ہے۔ جس کے ذریعے دین کی تمکنت بھی ہوگی اور لوگوں کے خوف بھی امنوں میں بدلیں گے۔ یہ ایک حیرت انگیز الٰہی تجلّی ہے جو آج خلافتِ احمدیہ کے ساتھ ہے اور اسی کی وساطت سے احمدیت کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آج سے تقریباً سو سال پہلے اپنے پاک مسیح پر یہ کلام نازل کر کے اس میں یہ پیغام بھی دیا تھا کہ اس ''مسرور'' کے خلاف تحریکیں بھی اٹھیں گی اور مختلف طریق پر مخالفتیں بھی ہوں گی مگر اللہ تعالیٰ نے ساتھ یہ بھی تسلّی دی کہ وہ اسی ''مسرور'' کے ساتھ ہوگا۔ یہ اس کے لئے اور اس کے متّبعین اور پیروکاروں کے لئے عافیت کا حصار ہوگی۔ اس الہام میں یہ بھی ضمانت مہیّا کی گئی تھی کہ وہ سب تحریکیں اور مخالفتیں اللہ تعالیٰ کی معیّت سے ٹکرا ٹکرا کر پاش پاش ہوں گی۔ کیونکہ اس کے ساتھ خود خدا تعالیٰ ہوگا اور اس کے فرشتے ہوں گے۔ اس میں یہ بھی یقین مہیّا کیا گیا تھا کہ جو اس کے مخالف ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کی حضرتِ مسرور کے ہمراہ معیّت اور اس کے فرشتوں کے اس کے ہمراہ ہونے کی وجہ سے ناکام و نامراد ہی رہیں گے۔ چنانچہ اس دور میں ہم سب نے دیکھا ہے کہ بعض ہلا دینے والے جھکڑ بھی چلے اور افرادِ جماعت کی اجتماعی شہادتیں بھی اس دور میں ہوئیں۔ مگر خلافت ایک ایسا حصار عافیت ہے جو اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے۔ وہ اس خلیفہ اور خلافت کے ساتھ بھی ہے۔ ماضی میں ہر ایک خلیفہ اور خلافت کے ساتھ تھا اور اپنے قرآنی وعدے کے مطابق آئندہ

بھی ساتھ رہے گا۔ اس کے فرشتے ہمیشہ کی تقدیر کے اور اس کے وعدے کے مطابق خلافت کے ساتھ ہیں اور رہیں گے۔

تمکنت و ترقی کا سرسری جائزہ

یہ تو بات تھی حصارِ عافیت کی اور خوف میں امن مہیّا کرنے کی۔ اب آئیں، ایک طائرانہ جائزہ لیتے ہیں تمکنت و ترقیات کا۔

خلافتِ احمدیہ کے ذریعے اسلام کی تمکنت و ترقیات کی عملاً اور واقعاتی شہادت معلوم کرنے کے لئے اگر مسلمانوں کی پچھلے چند سو سالہ تاریخ پر نظر کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی عظمت کے انحطاط اور تنزّل کو دور کرنے کے لئے بہت سے مقبولِ عام رہنماؤں نے بڑی زور دار تحریکیں چلائیں جو نصرتِ الٰہی اور تائید ِملائکہ سے خالی ہونے کے باعث محدود شور شرابے اور عبث ہلّے گلّے کے بعد ناکامی کا داغ لے کر تاریخ کے صفحات میں گم ہوگئیں۔

> ”اسلام کبھی ترقی نہیں کر سکتا جب تک خلافت نہ ہو۔ ہمیشہ خلفاء کے ذریعے اسلام نے ترقی کی ہے اور آئندہ بھی اسی ذریعے سے ترقی کرے گا۔“
>
> (حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

احیائے اسلام اور قیامِ خلافت کی جو تحریکیں ظہورِ مسیح پاک کے وقت میں یا اس کے بعد چلائی گئیں (یعنی آج سے تقریباً پونے دو سو سال پہلے سے) گو اُن کے لیڈر کچھ کم عظمت، شان و شوکت اور قدر و منزلت والے نہ تھے مثلاً جمال الدّین افغانی (1839ء)، محمد عبدہ مصری، حسن البنّا، سید قطب مصری، سرسید احمد خان، اور خلافت عثمانیہ مٹنے کے بعد ہندوستان میں خلافت کے قیام کے لئے تحریکِ خلافت، جس کے بڑے بڑے دراز قد رہنماؤں میں مولوی محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی گوہر وغیرہ بھی تھے۔ اسی طرح اسلامی حکومت قائم کرنے کے داعی سید ابو الاعلیٰ مودودی اور خلافت قائم کرنے کے سرگرم مدّعی ڈاکٹر اسرار احمد اور پھر ایک بہت بڑی دولت مند تحریک ”حزب التحریر“ وغیرہ۔ ان میں سے بہت سی تحریکیں بہت طاقتور بھی تھیں۔ مگر ان تحریکوں کو نہ تو علاقائی طور پر ثبات حاصل ہوسکا اور نہ ہی وہ بین الاقوامی سطح پر ذرّہ بھر روحانی یا اخلاقی تبدیلی پیدا کرسکیں۔

انہوں نے اسلامی دنیا میں مثبت انقلاب لانے کے لئے ہر ممکنہ وسیلہ بروئے کار لاتے ہوئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا لیکن ہر نیا نظریہ پرانے نظریات کی جگہ لیتا رہا، ہر نئی تحریک پہلی تحریک کو پس پشت ڈالتی رہی۔ جب ایک طریقِ کار ناکام ہوا تو ایک اور راہِ عمل اختیار کی گئی۔ الغرض ان تحریکوں میں سے ہر تحریک ہی استقلال و استحکام پکڑنے یا کوئی دیرپا تبدیلی پیدا کرنے میں ناکام رہی۔ وہ کیوں ناکامی کے دھندلکوں میں گم گئیں؟ انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے سوا کچھ نہیں کیا۔ فائدہ تو بہرحال کوئی نہیں پہنچایا۔ اس کی بنیادی اور اصل وجہ یہ تھی کہ احیائے اسلام فقط مسیح پاک کی بعثت سے وابستہ تھا۔ یہ کام یا فرضِ منصبی اس کے سوا کسی اور کا نہیں تھا۔ خدا تعالیٰ نے خود اس مسیح کے ذریعہ اس احیائے نو کے کام کو جاری اور پورا کرنا تھا۔ لہٰذا خدا تعالیٰ کی اس تقدیر کے مخالف یا اس سے مختلف طریق پر اسے سرانجام دینے کی جو بھی کوشش کرتا، اس کی ناکامی لازمی تھی۔ صرف یہی ایک سلسلہ تھا جو مسیح پاک کے ذریعے خدا تعالیٰ کا قائم کردہ تھا۔ اگر کوئی اسلام کی خدمت کا خواہاں تھا تو اس کے لئے اس آسمانی منادی کی اتباع اور فرمانبرداری میں اس مہم میں اس کے ساتھ ہونا ضروری تھا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کی اس اہم تقدیر کے تحت عالمِ اسلام میں ان سب تحریکوں کے مقابل پر صرف خود اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ تحریکِ احمدیہ خلافت علیٰ مِنہاج النّبوّۃ کے پرچم تلے مسلسل اپنی کمیّت، کیفیت، وسعت، اور اپنے استحکام میں ترقی کی جانب بڑھتی رہی ہے اور خدا کے فضل و احسان سے دنیا نے ہر لمحے اس کے مخالفوں کے حق میں ”اِنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا“ (سورۃ الرعد 42:13) کا نظارہ ملاحظہ کیا ہے۔ (کہ ہم (ان کی) زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے جاتے ہیں۔)

پھر دنیا نے یہ بھی دیکھا کہ جب خلافتِ احمدیہ سے الگ ہو کر قادیان کا بیت المال خالی کر کے لاہور جاگزیں ہوئے تھے اور ایک نئی جماعت کی بنیاد ڈال کر خلافت حقّہ کو شکست دینے کا عزم لے کر اٹھے تھے، وہ کس طرح گرد کی صورت بیٹھ چکے ہیں۔

اسی طرح دنیا نے یہ مجموعی منظر دیکھا بھی اور شہادت بھی دی کہ یہ استحکام و تمکنتِ دین صرف اور صرف خلافت سے وابستہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قبل مگر آپ کے زمانے سے پیوستہ زمانے کے ایک جلیل القدر بزرگ، حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمہ اللہ کے پوتے حضرت سیّد محمد اسمٰعیل شہیدؒ عرفانِ خلافت کی ایسی ایسی باتیں لکھ گئے ہیں کہ جیسے وہ دورِ آخرین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی بابت خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ کو پورے جلال اور عظمت کے ساتھ امّت کے دروازے پر دستک دیتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

اس نعمت کی طرف متوجّہ کرنے کے لئے اور اس کی طرف کھینچنے کے لئے وہ اس کی عظمت اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ:

”خلیفۂ راشد سایۂ ربّ العٰلمین، ہمسایۂ انبیائے مرسلین، سرمایۂ ترقیِ دین اور ہم پایۂ ملائکہ مقرّبین ہے۔“

(منصبِ امامت از حضرت سیّد محمد اسمٰعیل شہید (مترجم) صفحہ 86 مطبوعہ 1949ء ناشر حکیم محمد حسین مومن پورہ لاہور)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا۔ لیکن اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو پھر اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی اور تمہارے مقابلے میں بالکل ناکام و نامراد رہے گی۔ جیسا کہ مشہور ہے اسفند یار ایسا تھا کہ اس پر تیر اثر نہ کرتا تھا۔ تمہارے لئے ایسی حالت خلافت کی وجہ سے پیدا ہو سکتی ہے۔ جب تک تم اس کو پکڑے رکھو گے تو کبھی دنیا کی مخالفت تم پر اثر نہ کر سکے گی۔“

(درس القرآن فرمودہ حضرت مصلح موعودؓ۔ 2 مارچ 1921ء، درس

القرآن، صفحہ 72۔ مطبوعہ نومبر 1921ء بحوالہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 13 تا 19 مئی 2005ء)

نیز فرمایا:

”اسلام کبھی ترقی نہیں کرسکتا جب تک خلافت نہ ہو۔ ہمیشہ خلفاء کے ذریعے اسلام نے ترقی کی ہے اور آئندہ بھی اسی ذریعے سے ترقی کرے گا۔“

(درس القرآن فرمودہ حضرت مصلح موعودؓ۔ 2 مارچ 1921ء، درس القرآن، صفحہ 72 مطبوعہ نومبر 1921ء بحوالہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 13 تا 19 مئی 2005ء)

سامعین کرام! ذرا ملاحظہ فرمائیں:

☆ آج سے تقریباً 110 سال پہلے خلافت اولیٰ میں، 28 جون 1913ء کو قادیان سے حضرت چوہدری فتح محمد سیالؓ پہلے مبلغ بیرونِ ملک، لندن انگلستان کے لئے روانہ ہوئے۔

پھر فروری 1915ء ماریشس میں مشن قائم ہوا اور پھر اس کے بعد امریکہ، مغربی افریقہ، مشرقی افریقہ کے ممالک، بخارا، ایران، دمشق، فلسطین، مصر، ساٹرا، جاوا وغیرہ ممالک میں قادیان سے مبلغین پہنچے۔ چنانچہ خلافتِ ثانیہ میں 35 ملکوں میں مشن ہاؤس قائم ہو چکے تھے۔

مگر اب اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی متواتر موعودہ تائیدات کے ساتھ پچھلے سال تک 210 سے زائد ملکوں اور ریاستوں میں جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔

قرآن کریم کے ستّر کے قریب زبانوں میں تراجم کر کے دنیا کی قوموں تک پہنچایا گیا ہے۔

اب حالت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خلیفہ، حضرت محمد رسول اللہ ؐ کا خلیفہ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خلیفہ اور اسلام کا خلیفہ دنیا کی سپر پاورز کے ایوانوں میں قرآن کریم اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر مشتمل کلمۂ شہادت کی تلاوت کے بعد اسلام کی حسین اور خوبصورت تعلیمات کا وہاں کے عظیم لیڈروں کے سامنے ببانگ دہل پرچار کرتا ہے۔

آفاق کی حمد و درود سے معموریت

یہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کی عظمت ہے اور اسلام کی رفعت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خلافتِ احمدیہ کے ذریعہ ہر طرف، ہر سمت، ہر سُو اور ہر جہت میں پھیلتا چلا جاتا ہے۔ محمد رسول اللہ ؐ کا پیغام آج دنیا کے کناروں تک ہی نہیں، وسیع سمندروں میں تیرتے ہوئے دور دراز متعدد جزیروں تک بھی پہنچ کر قائم ہو چکا ہے۔ جہاں لوگ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں، مسجدیں بن رہی ہیں، مراکزِ نماز کے لئے عمارتیں خریدی جارہی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی تقدیس، اذانیں اور درود بلند ہو رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے قیام یعنی 23 مارچ 1889ء سے آج 16 جولائی 2022ء تک (48694) اڑتالیس ہزار چھ سو چورانوے دنوں کا ہر روز طلوع ہونے والا سورج اس تقدیر کی گواہی لے کر طلوع ہوا ہے کہ خلافت ہی ہے جو دینِ محمدی کی ترقی اور غلبے کی الٰہی ضمانت ہے اور ہر غروب ہونے والا سورج یہ شہادت دے کر غروب ہوا ہے کہ عالم کل میں توحیدِ الٰہی کے قیام کی تقدیر خلافت کے ساتھ وابستہ ہے اور یہ عمل سبک رفتاری سے ترقی پذیر ہے۔ یہی تقدیر کینیڈا میں بھی جاری کرنے کی ضرورت ہے اور یہی زور یہاں بھی لگانے کی ضرورت ہے۔

اے شمعِ خلافت کے پروانو! آج سے اڑھائی ر تین ہزار سال پہلے اسرائیلی نبی حضرت حبقوق علیہ السلام اپنی کتاب ”حبقوق“ کے باب 3 آیات 3 اور 4 میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جلال و انوار کی آفاقی تجلّیات کا اظہار کرتے ہوئے، بیان فرماتے ہیں:

”خدا تیمان سے آیا اور قدّوس کوہِ فاران سے۔

....اس کا جلال آسمان پر چھا گیا اور زمین اس کی حمد سے معمور ہوگئی، اس کی جگمگاہٹ نور کی مانند تھی۔ اس کے ہاتھ سے کرنیں نکلتی تھیں اور اس میں اس کی قدرت نہاں تھی۔“

(حبقوق۔ باب 3، آیت 3،4)

یہ ہے وہ قدرت جو آج دوسری قدرت کے ذریعے دنیا میں ظاہر ہوئی ہے!!

اللہ تعالیٰ اپنے دین، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ کو اپنی اس دوسری قدرت، خلافتِ حقّہ کے ذریعہ دنیا کے کناروں تک پہنچا چکا ہے۔ اس وجہ سے یہ پیشگوئی ایسی شان سے پوری ہوچکی ہے کہ ساری دنیا، یہ مکمل کرۂ ارض اللہ تعالیٰ کی تحمید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد سے بھر چکی ہے۔

سامعین! اب یہ منظر ملاحظہ فرمائیں! جیسا جیسا سورج زمین کی گولائی کے ساتھ ساتھ نصف النہار سے نیچے ہوتا چلا جاتا ہے، ظہر کی اذانیں، سنّتیں اور نمازیں دنیا کے اس خطّے میں شروع ہو جاتی ہیں، پھر عصر کی نماز ساتھ مل جاتی ہے پھر، مغرب، عشاء اور فجر کی اذانیں، نمازیں اور سنّتیں مل جاتی ہیں۔ پھر درمیانی وقفوں میں نوافل اور تہجّدیں، ذکر اذکار، دعائیں، تسبیحات و تحمیدات وغیرہ ادا کی جارہی ہوتی ہیں۔ یہ سلسلہ مسلسل جاری ہے جس میں تا قیامت وقفہ نہیں آسکتا نہ آئے گا، بلکہ بڑھتا اور بڑھتا ہی چلا جائے گا اور یہ زمین اس کی حمد سے معمور نہیں، لبریز اور لبالب لبریز ہوتی چلی جائے گی۔ خانہ کعبہ کا طواف تو رک سکتا ہے (بلکہ رک بھی چکا ہے)، مگر یہ حمد جو خلافت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ قائم ہوچکی ہے تا قیامت نہیں رک سکتی۔ تحمید و تمجید کا یہ منظر خلافت احمدیہ کے ذریعہ برپا ہونے والے انقلاب کی بدولت ممکن ہوا ہے۔

عیسائیت یہ دعویٰ تو کر سکتی ہے کہ وہ تعداد اور جغرافیائی اعتبار سے ساری دنیا میں بکثرت موجود ہے۔ اس لئے یہ پیشگوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے میں پوری ہوتی ہے۔ ان کا یہ دعویٰ تو ہوگا مگر بے ثبوت اور بے بنیاد۔

اوّل: یہ کہ وہ ہفتے میں ایک بار چرچ میں جمع ہوتے ہیں

> ”تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا۔“
>
> (حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

جس سے تسلسل ٹوٹ جاتا ہے اور اس میں بڑے بڑے وقفے پڑ جاتے ہیں یعنی عیسائی یا کسی اور مذہب والے آسمان اور زمین اللہ تعالیٰ کی حمد سے کسی طور بھی بھر نہیں سکتے۔ مگر اسلام میں دن میں کم از کم پانچ وقت ہر روز کے لئے مقرر ہیں اور گردشِ زمین کے باعث زمین و آسمان کا کوئی کونا یا کوئی گوشہ کسی وقت اور کسی لمحے بھی خالی نہیں ہوتا۔ یہ آج خلافت کے ذریعہ ممکن ہو سکا ہے اور الٰہی نوشتوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فعلی شہادت ملی ہے۔

دومؔ: یہ کہ عیسائیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا اور خدا کا بیٹا قرار دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی بجائے ایک انسان کو اس کی جگہ بٹھاتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی حقیقی حمد کی بجائے ایک مشرکانہ عمل کرتے ہیں۔

فولادی کی طرح دل کے اندر داخل ہو گئی۔ اس سے یقیناً معلوم ہوا کہ خداوند کریم ان سب دوستوں کو جو اس عاجز کے طریق پر قدم ماریں، بہت سی برکتیں دے گا۔ اور ان کو دوسرے طریقوں کے لوگوں پر غلبہ بخشے گا اور یہ غلبہ قیامت تک رہے گا۔☆ اور اس عاجز کے بعد کوئی مقبول ایسا آنے والا نہیں کہ جو اس طریق کے مخالف قدم مارے۔ اور جو مخالف قدم مارے گا اس کو خدا تباہ کرے گا۔ اور اس کے سلسلہ کو پائیداری نہیں ہوگی۔ یہ خدا کی طرف سے وعدہ ہے جو ہرگز تخلّف نہیں کرے گا۔"

(تذکرہ صفحہ 61، 62۔ مکتوب 12/جون 1883ء)

☆ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کی مثال، خلافت

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 64-65)

خلافت: مقامِ محمدی کے عروج کی تقدیر

سامعین کرام! مسیح پاک کی جماعت میں قائم یہ خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ ہے کہ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ جماعت کو صرف حصارِ عافیت اور ترقیات ہی کی ضمانت نہیں دیتا بلکہ اسے عروج تک پہنچانے کی نوید بھی دیتا ہے۔ وہ اپنی یہ مرضی اور اپنی یہ تقدیر الہام کے ذریعہ عطا کر چکا ہے۔ چنانچہ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدّد الف ثانی (971ھ-1034ھ) کا حسب ذیل پُرعرفان بیان ایک رہنما حقیقت اور اصل الاصول کی حیثیت کا حامل ہے۔ آپ کے اس بیان میں حقیقتِ کعبہ، حقیقتِ محمدی، حقیقتِ احمدی اور حقیقتِ عیسوی کا ایک ایسا منظر پیش کیا گیا ہے جس سے آخری زمانے میں قیامِ توحید کی نوعیت کا

"ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہو گی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اِس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

سامعین کرام! یہ تو وہ ترقیات اور عظمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اس خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ کے ذریعے اسلام کو عطا کر دی ہیں۔ یہ کام ہو چکے ہیں اور اب اپنی شش جہات وسعتوں کی طرف ترقی پذیر ہیں۔

غلبۂ اسلام کی تقدیریں

اب وہ منزلیں دیکھیں اور وہ عظمتیں ملاحظہ فرمائیں جو خلافت کے ذریعے مقدّر ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام 1883ء میں فرماتے ہیں:

"یہ آیت کہ

وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

(سورۃ آل عمران 3: 56)

بار بار الہام ہوئی اور اس قدر متواتر ہوئی کہ جس کا شمار خدا ہی کو معلوم ہے۔ اور اس قدر زور سے ہوئی کہ میخ

علیٰ منہاج النبوّۃ کے قیام کی پیشگوئی فرمائی اور فرمایا تھا:

"اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہ ہوگا۔"

(الوصیّت۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 305)

پھر آپؑ 1903ء میں پھر یاددہانی کراتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:

"ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہو گی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اِس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

عرفان موجود ہے۔ اس میں ترقی نہیں دینِ اسلام کے عروج کی نوید دی ہے اور الہامِ الٰہی کی بنیاد پر دی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"اَقُوْلُ قَوْلًا عَجَبًا لَمْ يَسْمَعْهُ اَحَدٌ وَمَا اَخْبَرَ بِهٖ مُخْبِرٌ بِاِعْلَامِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَ اِلْهَامِهٖ تَعَالٰى اِيَّا بِفَضْلِهٖ وَ كَرَمِهٖ آنکہ بعد از ہزار و چند سال از زمانِ رحلتِ آں سرورِ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ الصَّلَوَاتُ وَ التَّحِيَّاتُ زمانے می آید، کہ حقیقتِ محمدی از مقامِ خود عروج فرماید و بمقامِ حقیقتِ احمدی نام یابد و مظہرِ ذاتِ احد جلّ سلطانہ گردد۔"

(مبدء و معاد مع اردو ترجمہ، نکتہ 48، صفحہ 79۔ ناشر ادارہ مجددیہ ناظم آباد کراچی 1968ء)

آپ کی اس تحریر کا ترجمہ جو اسی کتاب میں طبع شدہ ہے، من وعن یہ ہے کہ:

"میں ایک عجیب بات کہتا ہوں، جو اس سے پہلے نہ

کسی نے سنی اور نہ کسی بتانے والے نے بتائی، جو سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے صرف مجھے بتائی اور صرف مجھ پر الہام فرمائی اور وہ بات یہ ہے کہ آں سرورِ کائنات علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات والتسلیمات کے زمانۂ رحلت سے ایک ہزار اور چند سال بعد ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ حقیقتِ محمدیؐ اپنے مقام سے عروج فرمائے گی اور حقیقتِ کعبہ کے مقام میں (رسائی پا کر اس کے ساتھ) متحد ہو جائے گی۔ اس وقت حقیقتِ محمدی کا نام حقیقت احمدی ہو جائے گا اور وہ ذات "احد" اللہ سلطانہ کا مظہر بن جائے گی۔"

(مبدء و معاد مع اردو ترجمہ، نکتہ 48، صفحہ 206،205۔ ناشر ادارہ مجددیہ ناظم آباد کراچی 1968ء)

یہ بھی بہت حد تک سرانجام پا بھی چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ خلافتِ راشدہ کے ذریعے تکمیل کی منزلیں طے کر رہا ہے، لیکن ابھی مکمل ہونے والا ہے۔ حقیقتِ محمدی کا، حقیقتِ کعبہ میں متحد ہونا اور حقیقتِ احمدی بن جانا، یہ وہ مقام ہے جو تمام ادیان کو احمدیت کے ذریعے دینِ محمدی میں داخل کر کے توحید پر قائم کرنے کا مقام ہے۔ جب تمام دنیا کے لوگ اکثریت میں شانِ احمدیت کے ذریعہ بکثرت دینِ اسلام میں داخل ہو جائیں گے اور یہ دنیا ایک کلمۂ توحید اور رسالتِ محمدیہ کے نیچے آ جائے گی۔ ان شاء اللہ العزیز

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اقوامِ عالم کے وحدت کی لڑی میں پروئے جانے اور اسلام کی فتوحات کے ان روح پرور مناظر کا مشاہدہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"مَیں ان قدموں کی چاپ سن رہا ہوں جو فوج در فوج اسلام کے مامَن اور قلعے میں داخل ہوں گے۔ ان شاء اللہ۔ وہ دن دُور نہیں جب دنیا يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا کا نظارہ اپنی آنکھوں سے کرے گی۔ میری آنکھ اسلام کے جھنڈے کو بلند ہوتے اور کفر کے سارے جھنڈوں کو سرنگوں ہوتے دیکھ رہی ہے۔ یہ خدا کی تقدیر ہے جو پوری ہو کر رہے گی۔ دنیا کی کوئی طاقت اب اس کو روک نہیں سکتی۔"

(اقتباس از پیغام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ برموقع جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ غانا مغربی افریقہ۔ 1984ء)

دوسری قدرت خدا کی یہ خلافت بالیقیں
گونجتی ہے شش جہت میں یہ صدائے عشق بار

اور

ہے ترقی کی ضمانت یہ خلافت لا جرم
ہے اسی پہ دین کے غلبے کا سب دار و مدار

نیز

اترا ہے عرشِ معلّٰی سے یقین یہ بار بار

اور

دیتا ہے تختِ خلافت یہ صدائے بے قرار
"ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار"

پس اب اس سچائی کو، اس حقیقت کو، اس تقدیر کو اپنی فطرتوں میں، اپنی روحوں میں اور اپنے دلوں میں راسخ کرنے کا وقت ہے کہ اب صرف اور صرف آنحضرت کی قائم کردہ توحید کی فتح ہے اور اسی کا غلبہ خدا تعالیٰ کی ایسی تقدیر ہے جسے وہ اپنے پاک مسیح کے ذریعے نافذ کر چکا ہے اور بالآخر یہی تقدیر ہے جو قائم ہو چکی ہے اور اب کل عالَم پر محیط ہو کر رہے گی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنے خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ ... نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا۔ اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت کے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملّتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجّالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں، ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفّارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا۔ لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔"

(مجموعہ اشتہارات۔ "الاشتہار مستیقناً بوحی اللہ القہار" جلد 2، صفحہ 305،304)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

سنو! اب وقتِ توحیدِ اتم ہے
ستم اب مائلِ ملکِ عدم ہے
خدا نے روک ظلمت کی اُٹھا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

ہمارا عہد و عمل

پس اپنے پیارے امام، قدرتِ ثانیہ کے پانچویں مظہر، الٰہی برکتوں اور رحمتوں کے نزول کی آماجگاہ خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ پر متمکّن، سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پیغام سنیں۔ آپ فرماتے ہیں:

"اے مسیحِ محمدی کے پیارو! آج اس مسیح نے جو

"مَیں ان قدموں کی چاپ سن رہا ہوں جو فوج در فوج اسلام کے مامَن اور قلعے میں داخل ہوں گے۔ ان شاء اللہ۔
وہ دن دُور نہیں جب دنیا يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا کا نظارہ اپنی آنکھوں سے کرے گی۔"
(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

امانت تمہارے سپرد کی ہے، اللہ تعالیٰ کے مومنین سے کئے گئے وعدے سے فیض اٹھانے کے لئے اس امانت کی حفاظت کرو۔ اپنے عمل سے اس کی حفاظت کرو، اپنی دعاؤں کے ساتھ اس کی حفاظت کرو، اپنی دعاؤں کے ساتھ اس انعام کو نئی صدی میں داخل کرو تا کہ پھر ان قربانیوں کی وجہ سے جو تمہارے آباء واجداد نے کیں، ان قربانیوں کی وجہ سے جو تم نے کیں اس کو نئے پھل لگتے جائیں۔ اپنے بڑوں کے پھینکے ہوئے بیج کے پھل تم نے کھائے، اب ایسے کھیت تیار کرو اور دعاؤں سے ان کی ایسی آبیاری کرو کہ اس کے شیریں پھل آئندہ خلافت کی صدی میں تمہاری نسلیں بھی کھائیں۔"

(خطاب 29/ جولائی 2007ء جلسہ سالانہ یوکے)

ہم آج اسی طرح عزم وحمد کے ساتھ عہد کرتے ہیں جس طرح مورخہ 27/ مئی 2008ء کو خلافتِ احمدیہ کے قیام کے سو سال پورے ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ عہد اور اقرار لیا تھا کہ:

"ہم نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخر دم تک جدّوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تا کہ قیامت تک خلافتِ احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔"

آج پھر ہم ان عہدوں کو اپنے دلوں میں تازہ رکھنے کا عہد کرتے ہیں۔ اے اللہ! ہمیں یہ عہد نبھانے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

اے اللہ ہمارے قلب وروح کو برکات وانوارِ خلافت سے روشن کردے۔ ہمارے نہاں خانۂ دل کو خلافت کے ذریعے نورِ نبوّت سے روشن کردے۔ آمین اللّٰھم آمین

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْن

مقابلہ مضمون نویسی

برموقع پچاس سالہ جوبلی احمدیہ گزٹ کینیڈا

احمدیہ گزٹ کینیڈا اپنی پچاس سالہ جوبلی کے موقع پر ایک خصوصی مقابلہ مضمون نویسی کا انعقاد کر رہا ہے۔ اس مقابلہ کی تفاصیل اور اس میں حصہ لینے کے لئے طریق کار درج ذیل ہے۔

مقابلہ میں حصے لینے والوں کے دو گروپ ہوں گے۔

گروپ الف : اطفال اور ناصرات

گروپ ب : خدام، لجنہ اماء اللہ اور انصار

زبانیں

مقابلہ انگریزی، اردو اور فرانسیسی ہر تین زبانوں میں ہوگا۔

عناوین

عناوین حسبِ ذیل ہیں۔

برائے گروپ الف (اطفال، ناصرات)

برکاتِ خلافت

خلافت سے محبت

برائے گروپ ب (خدام، لجنہ، انصار)

خلافتِ احمدیہ : عالمی بدامنی کا حل

خلافتِ احمدیہ کی الٰہی تائیدات

اطاعتِ خلافت

انعامات

دونوں گروپوں کے لئے انعامات حسبِ ذیل ہیں۔

1- اول $300 کی قیمت کا انعام

2- دوم $200 کی قیمت کا انعام

3- سوم $100 کی قیمت کا انعام

تمام احباب جو اس مقابلہ میں حصہ لینے کے خواہش مند ہیں مورخہ 31/ اکتوبر 2022ء تک اپنے مضامین احمدیہ گزٹ کینیڈا کو درجِ ذیل ای میل ایڈریس پر بھجوا دیں۔

editor@ahmadiyyagazette.ca

دیگر قواعد وضوابط

دونوں گروپوں کے لئے دیگر قواعد وضوابط حسبِ ذیل ہیں۔

- انگلش اور فرنچ دونوں زبانوں کے لئے فونٹ، ٹائمز نیو رومن اور فونٹ سائز 12 پوائنٹ ہوگا۔
- اردو کے لئے فونٹ جمیل نوری نستعلیق اور فونٹ سائز 16 پوائنٹ استعمال ہوگا۔
- گروپ الف کے لئے مضمون دو سے تین سنگل سپیسڈ صفحات اور گروپ ب کے لئے چار سے چھ سنگل سپیسڈ صفحات پر مشتمل ہوگا۔
- انگلش اور فرنچ مضامین مائیکروسافٹ ورڈ میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔ البتہ ان کی پی ڈی ایف کاپی بھی ساتھ بھجوانا ہوگی۔
- اردو مضمون مائیکروساف ورڈ یا اردو ان پیج میں تیار کر کے بھجوایا جاسکتا ہے۔ البتہ اس کی پی ڈی ایف کاپی بھی ساتھ بھجوانا ہوگی۔
- مضمون میں بھجوانے والے کا نام، ای میل ایڈریس، فون نمبر، جماعت کا نام، ممبر کوڈ اور ذیلی تنظیم کا نام شامل ہونے چاہیں۔
- مختلف افراد کی مشترکہ کوشش سے تیار شدہ مضمون قابلِ قبول نہیں ہوگا۔
- یہ ضروری ہے کہ مضمون، بھجوانے والے کی ذاتی کاوش ہو۔ پہلے سے شائع شدہ مواد قابلِ قبول نہیں ہو گا۔
- مضمون میں کسی دوسری تحریر سے لی گئی ایک عبارت پانچ سطور سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے اور اصل تحریر کا درست حوالہ ضروری تفاصیل کے ساتھ واضح طور پر بیان ہونا چاہیے۔
- مقابلہ مضمون نویسی میں شمولیت کے لئے آپ صرف ایک موضوع پر اور صرف ایک ہی مضمون بھجوا سکتے ہیں۔
- منصفین کا فیصلہ ہی آخری فیصلہ ہوگا۔

کان اللہ معکم!

شہدائے احمدیت۔صبر کا کوہِ وقار: سید طالع احمد شہید

مکرم پروفیسر غلام مصباح بلوچ صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کے چوالیسویں جلسہ سالانہ 2022ء کے موقع پر ہفتہ کے روز 16/جولائی کو دوسرے اجلاس میں مکرم پروفیسر غلام مصباح بلوچ صاحب نے ''شہدائے احمدیت۔ صبر کا کوہِ وقار: سید طالع احمد شہید'' کے موضوع پر نہایت علمی، تاریخی اور ایمان افروز تقریر پیش کی۔ افادۂ عام کے لئے ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

(ادارہ)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ۔

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ فَمِنْھُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا ۝

(سورۃ الاحزاب 33:24)

مومنوں میں ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا تھا اُسے سچا کر دکھایا۔ پس اُن میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنی منّت کو پورا کر دیا اور ان میں سے وہ بھی ہے جو ابھی انتظار کر رہا ہے اور انہوں نے ہرگز (اپنے طرزِ عمل میں) کوئی تبدیلی نہیں کی۔

حاضرین مجلس! خاکسار کو تقریر کے لیے شہداء احمدیت کے سلسلے میں ''سید طالع احمد شہید'' کا موضوع دیا گیا ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب ''تذکرۃ الشہادتین'' میں حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ کی عظیم الشان قربانی کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''جب میں اس استقامت اور جانفشانی کو دیکھتا ہوں جو صاحبزادہ مولوی محمد عبد اللطیف مرحوم سے ظہور میں آئی تو مجھے اپنی جماعت کی نسبت بہت امید بڑھ جاتی ہے کیونکہ جس خدا نے بعض افراد اس جماعت کو یہ توفیق دی کہ نہ صرف مال بلکہ جان بھی اس راہ میں قربان کر گئے اُس خدا کا صریح یہ منشاء معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت سے ایسے افراد اس جماعت میں پیدا کرے جو صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف کی رُوح رکھتے ہوں اور ان کی روحانیت کا ایک نیا پودہ ہوں۔

جیسا کہ میں نے کشفی حالت میں واقعہ شہادت مولوی صاحب موصوف کے قریب دیکھا کہ ہمارے باغ میں سے ایک بلند شاخ سرو کی کاٹی گئی اور میں نے کہا کہ اس شاخ کو زمین میں دوبارہ نصب کر دو تا وہ بڑھے اور پھولے۔ سو میں نے اس کی یہی تعبیر کی کہ خدا تعالیٰ بہت سے اُن کے قائم مقام پیدا کر دے گا۔ سو میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی وقت میرے اس کشف کی تعبیر ظاہر ہو جائے گی۔''

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 75،76)

اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کے اس کشف کی صداقت میں سینکڑوں جاں نثار حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کی قائم مقامی میں پیدا فرمائے ہیں جنہوں نے اپنا عہد بیعت نبھاتے ہوئے اپنی جان اس راہ میں نچھاور کر دی۔ ان شہداء احمدیت میں ایک طبقہ واقفین زندگی کا بھی ہے جنہوں نے خدمت دین کے دوران میدان جہاد میں اپنی جان دے دی خواہ طبعی طور پر یا حملہ آوروں کے حملے کے نتیجے میں۔ ایسے شہداء احمدیت میں حضرت مولوی عبید اللہ صاحب ابن حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماریشس میں خدمتِ دین کرتے ہوئے وفات پاتے ہیں تو حضرت شہزادہ عبد المجید صاحب لدھیانوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایران میں تبلیغ دین کرتے ہوئے اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو جاتے ہیں۔ الحاج مولوی محمد دین صاحب مبلغ البانیہ بھی ہیں جو البانیہ جاتے ہوئے سفر کے دوران ہی ایک جنگی حملے کے نتیجے میں بحری جہاز کے ڈوب کی وجہ سے شہید ہو جاتے ہیں۔ حضرت حافظ جمال احمد صاحب مبلغ ماریشس ہیں جنہوں نے فَمِنْھُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ کا عمدہ نمونہ بنتے ہوئے تبلیغ دین کے دوران ہی ماریشس میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ چاچڑ ضلع سرگودھا کے رہنے والے محترم محمد رفیق صاحب درزی بھی ہیں جو تحریکِ جدید کے مطالبات پر لبیک کہتے ہوئے 1936ء میں تبلیغ دین کی خاطر کاشغر (موجودہ چین کا شہر) چلے گئے اور وہیں 1940ء میں وفات پا کر وہیں مدفون ہوئے۔ حضرت الحاج مولانا نذیر احمد علی صاحب مبلغ سیرالیون ہیں جنہوں نے میدان تبلیغ میں ہی سیرالیون میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ حضرت مولانا غلام حسین ایازؔ صاحب مبلغ سنگاپور ہیں جو میدان تبلیغ میں ہی بورنیو میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ مکرم مولانا ابو بکر ایوب صاحب آف انڈونیشیا ہیں جنہوں نے بطور مبلغ ہالینڈ میں تبلیغ اسلام کی ذمہ داریاں ادا کرتے ہوئے وفات پائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمت دین کرتے ہوئے میدان عمل میں ہی اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہونے والوں میں اور بھی بہت سے نام ہیں، محترم حافظ عبد الحفیظ صاحب مبلغ فجی، محترم مولانا عبد المالک خان صاحب، محترم قریشی محمد اسلم صاحب مربی سلسلہ ٹرینیڈاڈ، محترم مرزا منور احمد صاحب مبلغ امریکہ، محترم محمد شفیق قیصر صاحب، محترم مبشر احمد چوہدری صاحب مبلغ نائجیریا، محترم شکیل احمد صدیقی صاحب مبلغ برکینا فاسو غرضیکہ اس فہرست میں بیسیوں نام ہیں۔

میدانِ عمل میں جان دینے والوں کی فہرست میں ایک

نام حال ہی میں شامل ہوا ہے یعنی سید طالع احمد شہید جنہوں نے 2021ء میں 23 اور 24 اگست کی درمیانی شب فرائضِ منصبی کی انجام دہی کے دوران گھانا میں جامِ شہادت نوش کیا۔ آپ محترم سید ہاشم اکبر احمد صاحب اور محترمہ امۃ الشکور طیبہ احمد صاحبہ کے ہاں لاہور (پاکستان) میں پیدا ہوئے۔ آپ قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایم اے کے پڑنواسے اور اس طرح حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑپوتے تھے۔ اسی طرح آپ محترم مرزا غلام قادر صاحب شہید کے داماد بھی تھے۔ آپ واقف زندگی تھے اور ایم ٹی اے انٹرنیشنل لندن میں خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ 2016ء میں ایم ٹی اے نیوز میں مکمل طور پر تقرری ہوئی اور اس سے پہلے ریویو آف ریلیجنز میں انڈیکسنگ (Indexing) اور ٹیگنگ (Tagging) کے سربراہ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ ایم ٹی اے نیوز کے لیے ڈاکومنٹریز (Documentaries) بنائیں۔ حضور انور کی مصروفیات کا ہفتہ وار پروگرام This week with Huzur اس کو بھی انہوں نے شروع کیا اور پھر آخر تک اس میں خاص دلچسپی سے اس کی ایڈیٹنگ وغیرہ اور سارا کام کرتے رہے۔ ایڈیٹر طاہر میگزین کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ اشاعت میں بھی خدمت بجا لاتے رہے۔ مختلف جماعتی رسائل مثلاً ریویو آف ریلیجنز اور طارق میگزین میں مضامین بھی لکھتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور وقفِ نو کی تحریک میں بھی شامل تھے۔ سید طالع شہید کی وفات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

”ایک ہیرا تھا جو ہم سے جدا ہو گیا... اس کا نقصان ایسا ہے جس نے ہلا کے رکھ دیا ہے۔ وہ پیارا وجود وقف کی روح کو سمجھنے والا اور اس عہد کو حقیقی رنگ میں نبھانے والا تھا جو اس نے کیا تھا۔ مجھے حیرت ہوتی تھی اسے دیکھ کر اور اب تک ہوتی ہے کہ کس طرح اس دنیاوی ماحول میں پلنے والے بچے نے اپنے وقف کو سمجھا اور پھر اسے نبھایا اور ایسا نبھایا کہ اس کے معیار کو انتہا تک پہنچا دیا۔ وہ بزرگوں کے واقعات پڑھتا تھا اس لیے نہیں کہ تاریخ سے آگاہی حاصل کرے اور ان کی قربانیوں پر صرف حیرت کا اظہار کرے بلکہ اس لئے کہ اسے اپنی زندگی کا حصہ بنائے۔ خلافت سے وفا اور اخلاص کا ایسا ادراک تھا کہ کم دیکھنے میں آتا ہے۔ بلکہ میں کہوں گا کہ ایسا تھا جسے بعض دین کا گہرا علم رکھنے والے بھی نہیں سمجھتے، بعض دفعہ ایسے لوگوں کا علم ان میں تکبر کی بُو پیدا کر دیتا ہے۔ بلکہ میں کہوں گا کہ بعض وہ بھی نہیں سمجھتے جن کا خیال ہے کہ ہم خلافت کے مقام اور اس کے وفا کے معیار کو سمجھتے ہیں۔ اس نے خلافت سے وفا کی اور ایسی وفا کی کہ اپنے آخری الفاظ میں جب کہ وہ موت وحیات کی حالت میں تھا اسے خلیفۂ وقت سے پیار اور وفا کا ہی خیال تھا۔ اپنے بچوں اور اپنی فیملی کا سب کو خیال آتا ہے لیکن ہر

دفعہ بار بار اپنے بچوں سے، فیملی سے پہلے یا ساتھ، خلیفۂ وقت سے پیار کے اظہار کا شاید ہی کسی کو خیال آتا ہو۔

شاید دو تین سال پہلے اس نے ایک نظم لکھی تھی جو اس نے اپنے کسی دوست کو دی تھی کہ اپنے پاس رکھ لو اور کسی کو نہیں دکھانی، جو خلافت سے تعلق اور پیار سے متعلق لکھی ہوئی تھی اور اس نے شروع ہی اس طرح کیا تھا کہ میں خلیفۂ وقت سے سب سے زیادہ پیار کرتا ہوں اور ختم اس طرح کیا تھا کہ خلیفۂ وقت سے جو مجھے پیار ہے اور محبت ہے وہ انہیں کبھی پتہ نہیں چلے گی۔ لیکن اے پیارے طالع! میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تمہارے ان آخری الفاظ سے پہلے بھی مجھے پتہ تھا کہ تمہیں خلافت سے پیار اور محبت کا تعلق تھا۔ تمہارے ہر عمل سے، ہر حرکت وسکون سے، جب تمہارے ہاتھ میں کیمرہ ہوتا تھا اور میں سامنے ہوتا تھا تب بھی اور جب تم کیمرے کے علاوہ ملتے تھے، چاہے ذاتی ملاقات ہو یا دفتر کے کام سے، تمہاری آنکھوں کی چمک سے اس محبت کا اظہار ہوتا تھا۔ تمہارے چہرے کی ایک عجیب قسم کی رونق سے اس محبت کا اظہار ہوتا تھا۔ غرض کہ ہر طرح تمہارے ہر عمل سے یہ لگ رہا ہوتا تھا کہ کس طرح تم اس محبت کا اظہار کرو جو تمہیں خلیفۂ وقت سے ہے۔ مجھے شاید ہی کسی میں اس محبت کا اظہار نظر آتا ہو.....

طالع کا وجود جیسا کہ اس نے اپنی نظم میں ذکر کیا ہے ایسا تھا کہ وہ اس محبت کا اظہار نہیں کرنا چاہتا تھا بلکہ چھپانا چاہتا تھا لیکن نہیں چھپتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی رنگ میں اس تعلق کا اظہار کروا دیتا تھا اس لیے وہ مجھے بہت پیارا تھا۔ ہر وقت اِس فکر میں رہتا تھا کہ کب خلیفہ وقت کے منہ سے کوئی بات نکلے اور میں اس پر عمل کروں اور صرف خود ہی عمل نہ کروں بلکہ کب اور کس طرح میں خلافت کے مقام کے بارہ میں دنیا کو بتاؤں۔ کب خلافت کی حفاظت کے لیے جان کی قربانی بھی دینی پڑے تو جان کا نذرانہ بھی پیش کر دوں۔ پھر اپنے کام سے ایسا عشق کہ کم کم ہی دیکھنے میں آتا ہے۔

صرف اس لیے ہی اپنے کام سے عشق نہیں تھا کہ اپنے کام کو بہت پسند کرتا تھا اور لوگ بہت سارے ایسے ہیں جو پسند کرتے ہیں۔ ان کو بھی اپنے کام سے بہت عشق اور لگاؤ ہوتا ہے۔ اس کو اپنے کام سے اگر لگاؤ تھا تو اس لیے کہ اس ذریعہ سے میں اسلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا دفاع کروں گا، اس لیے کہ یہ پیغام میں دنیا کو پہنچاؤں گا۔ اس لیے کہ میرا کام ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں۔ اس لئے کہ میں نے خلیفۂ وقت کا مددگار بننا ہے۔

کس کس طرح وہ خلیفۂ وقت کے الفاظ پر عمل کرنے

کی کوشش کرتا تھا اس کا اندازہ اس سے ہو جاتا ہے کہ میں نے بعض میٹنگز میں جو مربیان کے ساتھ تھیں انہیں کہا کہ مربیان کو کوشش کرنی چاہئے کہ کم و بیش ایک گھنٹے کے قریب تہجد پڑھا کریں تو عزیز طالع نے بعض مربیان کی طرح یہ سوال نہیں کیا کہ گرمیوں کی چھوٹی راتوں میں کس طرح اتنی جلدی جاگ کر ایک گھنٹے کے قریب تہجد پڑھ سکتے ہیں بلکہ اس نے عمل کرنے کی کوشش کی۔ اس کے ایک دوست مربی نے ایک دن اسے بڑا تھکا ہوا دیکھا تو وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ خلیفۂ وقت نے مربیان کو ایک گھنٹے کے قریب تہجد پڑھنے کا کہا ہے۔ میں بھی تو وقف ہوں تو یہ حکم میرے لئے بھی ہے۔ آج تہجد کی وجہ سے پوری طرح سو نہیں سکا اس لئے تھکاوٹ لگ رہی ہے۔ اس مربی نے مجھے لکھا کہ اس کی بات نے مجھے سخت شرمندہ کیا کہ میں براہِ راست مخاطب تھا اور میں نے خلیفۂ وقت کی بات پر اُس طرح عمل نہیں کیا اور اس نے محض ایک واقف زندگی کے عہد کو نبھانے کے لیے اس پر عمل کیا ہے۔ یہ تھا اُس کا عہد نبھانے کا معیار۔ پس واقفین زندگی کے لئے بھی وہ ایک نمونہ تھا اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرد ہونے کی حیثیت سے خاندان کے افراد کے لیے بھی وہ وفا اور اخلاص کا ایک نمونہ قائم کر گیا۔

واقفین زندگی کے لیے بھی حیرت انگیز نمونہ تھا۔ کبھی شکوہ نہیں کیا تھا کہ الاؤنس تھوڑا ہے، گزارہ نہیں ہوتا۔ جو ملتا اس میں شکر کر کے گزارہ کرتا۔ اگر کہیں سے کوئی زائد آمد ہو جاتی تو شکر گزاری کے جذبات سے لبریز ہوتا۔ اللہ تعالیٰ سے اس نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ کبھی مجھے تنگی نہ دینا اور پھر اللہ تعالیٰ نے بھی کبھی تنگی نہیں دی۔ باقاعدہ روزے رکھنے والا تھا۔...

چار سال تک طالع نے ریویو میں کام کیا، انڈیکسنگ ڈیپارٹمنٹ میں بطور نگران خدمت کی توفیق پائی۔ بہت بڑی ذمہ داری تھی جو اُس نے سرانجام دی۔ ریویو آف ریلیجنز کے سو سال سے زائد عرصہ کا انڈیکس تیار کرنا، مختلف کیٹیگریز (categaries) کی فہرست تیار کرنا، الگ الگ موضوعات پر مضامین کو ترتیب دینا ایک بہت وسیع کام تھا جس پر انہوں نے بڑی محنت سے اور لگن سے کام کیا۔... طالع بہت ساری صلاحیتوں کے مالک تھے۔ تنظیمی کام عمدگی سے بجالاتے تھے۔ خدمت کا بہت زیادہ جذبہ اور لگن تھی۔ خلافت سے بے پناہ وفاداری اور پیار تھا۔... جب بھی جماعت اور خلافت کے لیے اسے خدمت کرنے کی توفیق ملتی تو محض یہی اس کے لیے سب کچھ تھا۔... اس کا سب کچھ خلافت کے گرد گھومتا تھا۔ .... ایک اور اہم خوبی جو طالع میں پائی جاتی تھی وہ یہ تھی کہ ہمیشہ اپنی فیملی اور رشتہ داروں کو جماعت سے منسلک اور جماعت کی خدمت کرتے دیکھنا چاہتا تھا۔

بی ایس سی کرنے کے بعد اس نے ایک سال گیپ ایئر (gap year) لیا تو اس وقت میں نے اسے وقفِ نَو کی کلاس میں کہا تھا اور اس کے بعد شاید دفتر میں ملاقات میں بھی کہ فائیو والیم کمنٹری (Five Volume Commentary) پڑھو اور میرا خیال تھا کہ چند سال لگائے گا لیکن چند مہینوں کے بعد ہی آ کر اس نے مجھے بتایا کہ میں نے تمام پڑھ لی ہے۔ حیرت ہوئی تھی مجھے اس وقت بھی یہ سن کے۔ حضرت ملک غلام فرید صاحب کی شارٹ کمنٹری (Short Commentary) میں نشان لگائے ہوئے تھے اور فائیو والیم کمنٹری (Five Volume Commentary) بھی اس نے بڑی تفصیل سے پڑھی تھی اور مختلف آیات ہائی لائٹ کی تھیں اور چٹیں لگائی ہوئی تھیں۔

ان کے والد لکھتے ہیں کہ الحمد للہ،.... کہ بچپن سے ہی اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں پھونک دیا تھا کہ میں نے تجھے ایک خاندان میں پیدا تو کر دیا ہے اب اس کی ذمہ داری کو بھی سمجھنا اور اس ذمہ داری کو نبھانا اور جان لو کہ تمہاری زندگی اب تمہاری نہیں ہے۔ یہ میری ہے اور صرف میرے حکم پر چل کر تم نے یہ ساری زندگی گزارنی ہے۔ کہتے ہیں کہ طالع نے اپنی زندگی اور اپنی موت سے یہ مہر کر دی کہ اس نے ذمہ داری کا حق ادا کر دیا ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ ایسا نفس تھا جس کے دل میں کوٹ کوٹ کر اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت اور اپنے پیاروں کی محبت بھری ہوئی تھی۔

پس کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ جو دین کی خاطر قربانی کر کے اس مقام کو پا لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے بیوی بچوں کا بھی حافظ و ناصر ہو اور انہیں صبر اور حوصلہ دے۔ اس کے ماں باپ اور بہن بھائیوں کو بھی صبر اور حوصلہ دے اور اس کے بہن بھائیوں میں بھی، اس کی اولاد میں بھی اس کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق دے۔“

میں اپنی تقریر کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ان الفاظ پر ختم کرتا ہوں کہ

”اللہ تعالیٰ ایسے وفا شعار، خلافت سے اخلاص اور وفا کا تعلق رکھنے والے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے جماعت کو عطا فرماتا رہے“

(خطبہ جمعہ 3/ ستمبر 2021ء۔ سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 24/ ستمبر 2021ء صفحہ 5۔10)

تحریکِ جدید کی اہمیت اور اس کے ثمرات

مکرم مولانا محمد موسیٰ صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا

خدا تعالیٰ کی ازل سے یہ سنت ہے کہ جن جماعتوں کی بنیاد وہ اپنے ہاتھ سے رکھتا ہے ان کے خلاف ہونے والی ہر تحریک کو مٹا دیا کرتا ہے اور دشمن کی ہر مخالفانہ تحریک اس الٰہی جماعت کے لیے ایک کھاد کا کام کرتی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشخبری کے مطابق 1889ء میں آخرین کی یہ جماعت قائم فرمائی جس نے خدائی الہام ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔“ (تذکرہ: ایڈیشن ہفتم 2008، صفحہ 260) کے مطابق اکنافِ عالم میں اسلام کی اشاعت کرنا تھی۔ اس الٰہی جماعت نے بھی دیگر الٰہی جماعتوں کی طرح بہت سی مخالفتوں کا سامنا کیا اور کرتی چلی آرہی ہے اور تاریخ گواہ ہے کہ ہر مخالف تحریک جو مخالفین احمدیت کی طرف سے چلائی جاتی ہے وہ جماعت کی نئی ترقیات کی بنیاد رکھ کر خود مٹتی چلی جاتی ہے۔ انہی مخالف تحریکات میں سے ایک تحریک 1934ء میں مجلس احرار نے چلائی اور اپنے زعم میں یہ دعویٰ کیا کہ ہم قادیان مرکز احمدیت کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے اور اس سلسلہ کو یہیں ختم کر دیں گے۔ اس موقع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن کو خدا تعالیٰ نے آپؓ کی پیدائش سے قبل ہی اولوالعزم کے الفاظ سے یاد فرمایا تھا، جماعت کو قربانیوں کی تحریک فرمائی اور جماعتی ترقیات کے لیے ایک بہت عظیم الشان تحریک کی بنیاد یعنی ”تحریکِ جدید“ کی بنیاد ڈالی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حوالہ سے فرماتے ہیں:

”یہ تحریک ایسی تکلیف کے وقت شروع کی گئی تھی کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ دنیا کی ساری طاقتیں جماعت احمدیہ کو مٹانے کے لیے جمع ہوگئی ہیں۔ ایک طرف احرار نے اعلان کر دیا کہ انہوں نے جماعت احمدیہ کو مٹا دینے کا فیصلہ کر لیا ہے اور وہ اس وقت تک سانس نہ لیں گے جب تک مٹا نہ دیں۔ دوسری طرف جو لوگ ہم سے ملنے جلنے والے تھے اور بظاہر ہم سے محبت کا اظہار کرتے تھے انہوں نے پوشیدہ بغض نکالنے کے لیے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سینکڑوں اور ہزاروں روپوں سے ان کی امداد کرنی شروع کر دی اور تیسری طرف سارے ہندوستان نے ان کی پیٹھ ٹھونکی یہاں تک کہ ایک ہمارا وفد گورنر پنجاب سے ملنے کے لیے گیا تو اسے کہا گیا کہ تم لوگوں نے احرار کی اس تحریک کی اہمیت کا اندازہ نہیں لگایا۔ ہم نے محکمہ ڈاک سے پتہ لگایا ہے پندرہ سو روپیہ روزانہ ان کی آمدنی ہے۔ تو اس وقت گورنمنٹ انگریزی نے بھی احرار کی فتنہ انگیزی سے متاثر ہو کر ہمارے خلاف ہتھیار اٹھا لیے اور یہاں کئی بڑے بڑے افسر بھیج کر اور احمدیوں کو رستے چلنے سے روک کر احرار کا جلسہ کرایا گیا۔.... ایسے وقت میں تحریک جدید کو جاری کیا گیا۔“

(تقریر فرمودہ 27 / دسمبر 1943ء غیر مطبوعہ بحوالہ تاریخ احمدیت، جلد ہشتم، صفحہ 2)

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہے کہ جماعتی ترقیات کے لیے یہ مخالفتیں تو ایک بہانہ ہوا کرتی ہیں اور کھاد کا کام کرتی ہیں۔ اسی طرح تحریک جدید جیسی عظیم الشان تحریک جس نے اسلام احمدیت کو اکنافِ عالم میں پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس کے لیے احرار کی شورش تو محض ایک بہانہ ہی بنی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حوالہ سے فرماتے ہیں:

”حقیقت یہی ہے کہ احرار تو خدا تعالیٰ نے ایک بہانہ بنا دیا ہے کیونکہ تحریک کے جاری کرنے کے لیے ایک موقع کا انتظار کرنا پڑتا ہے اور جب تک وہ موقع میسر نہ ہو جاری کردہ تحریک مفید نتائج نہیں پیدا کر سکتی۔“

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 8 / فروری 1936ء، صفحہ 10)

درحقیقت تحریک جدید ایک الٰہی تحریک ہے جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلب مطہر پر اللہ تعالیٰ نے القاء کی اور اس کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی ترقیات کی بنیاد رکھی۔ اس سکیم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حضورؓ پر کھولا کہ جماعت کی عمارت کن نقشوں پر قائم ہوگی اور کس طرح اسلام احمدیت کی اشاعت ایک منظم سکیم کے تحت اکنافِ عالم میں ہوگی۔ اس حوالہ سے آپؓ نے فرمایا:

”تحریک جدید ایک ہنگامی چیز کے طور پر میرے ذہن میں آئی تھی۔ اور جب میں نے اس تحریک کا اعلان کیا اس وقت خود مجھے بھی اس تحریک کی کئی حکمتوں کا علم نہیں تھا۔ ... مگر بعض اوقات اللہ تعالیٰ کی رحمت انسانی قلب پر تصرف کرتی اور روح القدس اس کے تمام ارادوں اور کاموں پر حاوی ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں میری زندگی میں بھی یہ ایسا ہی واقعہ تھا جب کہ روح القدس میرے دل پر اترا اور وہ میرے دماغ پر ایسا حاوی ہوگیا کہ مجھے یوں محسوس ہوا کہ گویا اس نے مجھے ڈھانک لیا ہے اور ایک نئی سکیم ایک دنیا میں تغیر پیدا کرنے والی سکیم میرے دل پر نازل کر دی اور میں دیکھتا ہوں کہ میری تحریک جدید کے اعلان سے پہلے کی زندگی اور بعد کی زندگی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ قرآنی نکتے مجھ پر پہلے بھی کھلتے تھے اور اب بھی کھلتے ہیں۔ مگر پہلے کوئی معین سکیم میرے سامنے نہیں تھی جس کے قدم قدم کے نتیجہ سے میں واقف ہوں اور میں کہہ سکوں

کہ اس اس رنگ میں ہماری جماعت ترقی کرے گی۔
مگر اب میری حالت ایسی ہی ہے کہ جس طرح انجنیئر ایک عمارت بناتا اور اسے یہ علم ہوتا ہے کہ یہ عمارت کب ختم ہو گی؟ اس میں کہاں کہاں طاقچے رکھے جائیں گے، کتنی کھڑکیاں ہوں گی، کتنے دروازے ہوں گے، کتنی اونچائی پر چھت پڑے گی۔ اسی طرح دنیا کی اسلامی فتح کی منزلیں اپنی بہت سی تفاصیل اور مشکلات کے ساتھ میرے سامنے ہیں۔ دشمنوں کی بہت سی تدبیریں میرے سامنے بے نقاب ہیں۔ ان کی کوششوں کا مجھے علم ہے۔ اور یہ تمام امور میری آنکھوں کے سامنے موجود ہیں۔''

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 7/اپریل 1939ء، صفحہ 7)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کے سامنے اس سکیم کے 27 مطالبات رکھے اور ان 27 مطالبات پر عمل پیرا ہونے کی قربانی مانگی۔ جماعت احمدیہ نے اس تحریک پر روز اول سے لبیک کہا اور قرون اولیٰ کی قربانیوں کی یادیں تازہ کیں اور آج بھی کرتی چلی جارہی ہے۔ یہ 27 مطالبات کیا تھے ان کا خلاصہ یہاں حضورؓ کے الفاظ میں ہی بیان ہے جو حضورؓ نے 7 /اپریل 1939ء کو شوریٰ کے موقع پر تقریر میں بیان فرمائے:

''میرے وہ مطالبات گو بہت سے ہیں مگر ان مطالبات کا خلاصہ 4 باتیں ہیں:

اوّل: جماعت کے افراد میں عملی زندگی پیدا کرنا۔ خصوصاً نوجوانوں کے اندر بیداری اور عملی جوش پیدا کرنا۔

دوسرے: جماعتی کاموں کی بنیاد بجائے مالی بوجھ کے ذاتی قربانیوں پر زیادہ رکھنا۔

تیسرے: جماعت میں ایک ایسا فنڈ تحریک جدید کا قائم کر دینا جس کے نتیجہ میں تبلیغ کے کام میں مالی پریشانیاں روک پیدا نہ کرسکیں۔

چوتھے: جماعت کو تبلیغی کاموں کی طرف پہلے سے بہت زیادہ توجہ دلانا۔ جس کے لیے میں نے جماعت سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ ہر احمدی سال میں کم از کم ایک نیا احمدی ضرور بنائے۔ اگر کسی کو اللہ تعالیٰ توفیق دے تو وہ زیادہ احمدی بھی بنا سکتا ہے لیکن کم سے کم میرا مطالبہ یہ ہے کہ ہر احمدی سال میں ایک نیا احمدی ضرور بنائے۔

یہ چار باتیں ایسی ہیں کہ اگر ہماری جماعت ان کی طرف پورے طور پر توجہ کرے تو یقیناً تھوڑے ہی عرصہ میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا ہو سکتا ہے۔''

(تحریکِ جدید۔ ایک الٰہی تحریک… جلد اول، صفحہ 719)

اس صدی میں جماعتی ترقیات کے لیے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ سب کی سب تحریکِ جدید کے ان 27 مطالبات جن کا خلاصہ اوپر بیان کیا گیا ہے میں موجود ہیں۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''جوں جوں سکیم پر میں نے غور کیا مجھے معلوم ہوا کہ تمام ضروری باتیں اس سکیم میں بیان ہو چکی ہیں اور اب کم از کم اس صدی کے لیے تمہارے لیے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ سب اس میں موجود ہیں سوائے جزئیات کے کہ وہ ہر وقت بدلی جا سکتی ہیں۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 26/فروری 1961ء، صفحہ 4)

تحریکِ جدید کے نام سے یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ یہ کوئی نئی تحریک ہے بلکہ اس کا اصل اور حقیقی منبع آج سے چودہ سو سال قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں موجود ہے۔ اس حوالہ سے حضورؓ فرماتے ہیں:

''تحریک جدید کوئی نئی تحریک نہیں ہے بلکہ یہ وہ قدیم تحریک ہے جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جاری کی گئی تھی۔ انجیل کے محاورہ کے مطابق یہ ایک پرانی شراب ہے جو نئے برتنوں میں پیش کی جارہی ہے۔ مگر وہ شراب نہیں جو بدمست کر دے اور انسانی عقل پر پردہ ڈال دے بلکہ یہ وہ شراب ہے جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے۔

لَا فِيۡهَا غَوۡلٌ وَّلَا هُمۡ عَنۡهَا يُنۡزَفُوۡنَ ۝

(سورۃ الصافات 48:37)

یعنی اس شراب کے پینے سے نہ تو سر دکھے گا اور نہ بکواس ہو گی کیونکہ اس کا سرچشمہ وہ الٰہی نور ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 16/جون 1959ء، صفحہ 2)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت کو تحریکِ جدید کے حوالے سے ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''تحریک جدید کے قیام کی وجہ دشمنانِ احمدیت کی بڑھتی ہوئی دشمنی تھی۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کا اجراء فرمایا تو اس وقت دشمن کے احمدیت کو ختم کرنے کے بڑے شدید منصوبے تھے لیکن آپؓ نے جب جماعت کے سامنے یہ تحریک رکھی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس منصوبے سے احمدیت کی تبلیغ پہلے سے زیادہ بڑھ کر اور شان سے ہندوستان سے باہر کے ممالک میں پھیلی۔

آج ہم جو مساجد بنا رہے ہیں یا مشن ہاؤسز کھول رہے ہیں، سینٹرز لے رہے ہیں اور جماعتوں کی تعداد بڑھ رہی ہے یہ اصل میں اسی تحریک کا ثمرہ ہے۔ پس آج آپ کو ایک نئے جوش اور ولولے کے ساتھ اپنی دعاؤں کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح انعامات سے نواز رہا ہے۔ ایک جوش کے ساتھ تبلیغ کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک جوش کے ساتھ مالی قربانی کی ضرورت ہے اور یہی حقیقی شکرانہ ہے اور یہی دشمنوں کی کوششوں کا جواب ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 7/نومبر 2008ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریکِ جدید اور اس میں شامل ہونے والوں کی عظمت، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی یوں بیان فرمائی۔ فرمایا

''یاد رکھو، تحریکِ جدید خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لئے وہ اس کو ضرور ترقی دے گا اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی وہ ان کو دُور کر دے گا اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے اس کو برکت دے گا۔

(بقیہ صفحہ 30)

اے جنوں کچھ کام کر بے کار ہیں عقلوں کے وار

مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب مرحوم

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''کام کرنے کا جذبہ قوم کو ابھار دیتا ہے۔''

(مشعل راہ۔ جلد اوّل، صفحہ 651)

کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ کیا خوبصورت با معنی نصیحت سے بھرپور کلام کا یہ شعر ہے۔

خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو

خاکسار اپنی خوش قسمتی پر ناز کرتا ہے کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ کے دَور میں قائد ضلع کے طور پر مجھے خدا تعالیٰ نے خدمت کا موقع دیا اور خاکسار نے اس سے ایک ایک منٹ فائدہ اُٹھایا۔

خاکسار تیرہ برس قائد ضلع لاہور اور قائد علاقہ لاہور رہا۔ اس وقت قصور ضلع لاہور میں شامل تھا۔ میں سیکریٹیریٹ میں ملازم تھا۔ میری یہ عادت تھی کہ چھٹی سے ایک گھنٹہ قبل اپنے مددگار سے ایک نان اور چنے منگوا کر کھالیتا تھا اور چھٹی کے بعد مجالس کے دورہ پر نکل جاتا۔ پھر رات کو پتہ نہیں ہوتا تھا کہ کہاں آئے گی۔

ایک یادگار روح پرور سفر کے واقعہ کے متعلق سوچتا ہوں اور خدا کے فضلوں کو یاد کرتا ہوں۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب قصور ضلع لاہور میں شامل تھا۔ ایک دفعہ میں دفتر سے چھٹی کر کے بھلیر (موجودہ ضلع قصور) کے دورہ پر چل پڑا، بھائی پھیرو تک تو بس میں چلا گیا لیکن بھائی پھیرو سے بھلیر کا فاصلہ بارہ یا تیرہ کلومیٹر بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور پیدل روانہ ہو گیا۔ ان دنوں سواری اتنی عام نہیں تھی۔ گرمیوں کے دن تھے کچھ راستے گرد وغبار سے بھرپور۔ رات تقریباً 9 بجے بھلیر پہنچا۔ کچھ خدام نے میرے پاؤں دبانے شروع کر دیئے لیکن میں نے سب سے پہلے اپنی بھلیر میں آمد کے بارہ میں آگاہ کیا اور آنے کے اغراض و مقاصد بہت اچھی طرح بیان کیے۔ جب میں اپنے مقاصد و اغراض بتا چکا تو میں نے کہا کہ میں گورنمنٹ کا ملازم بھی ہوں اور صبح ضرور لاہور پہنچنا ہے۔ گاؤں والوں نے کچھ خدام اِدھر اُدھر دوڑا دیئے کہ سائیکل کا پتہ کر کے آئیں مگر تھوڑی دیر بعد خدام واپس آ کر کہنے لگے کہ کسی کے پاس سائیکل نہیں ہے۔ پھر ان میں سے ایک آدمی کہنے لگا کہ فلاں آدمی کے گھر معلوم کر کے آؤ کہ بڑے والا گدھا گھر پر ہے کہ نہیں۔ تھوڑی دیر بعد آدمی نے واپس آ کر کہا بڑے والا گدھا شہر گیا ہوا ہے۔

رات کو اللہ تعالیٰ سے دعائے خیر کر کے سو گیا۔ شدید گرمیوں کے دن تھے صبح سویرے جلدی اٹھ گیا۔ فجر کی نماز پڑھ کر پیدل ہی بھائی پھیرو کی جانب چل پڑا۔ میرے ساتھ کچھ خدام بھی چلے مگر تھوڑی دور جا کر میں نے خدام سے کہا کہ آپ واپس چلے جائیں میری فکر نہ کریں اللہ فضل کرے گا۔ شدید گرمی تھی اور گرد وغبار سے بھری ہوئی کچی سڑک تھی۔ راستے میں دعائیں کرتا چلا جارہا تھا کہ مجھے کچھ گدھوں کے چلنے کی چاپ سنائی دی۔ میں ایک درخت کے نیچے ٹھہر کے گدھوں کا انتظار کرنے لگا جب گدھے پاس آ گئے تو میں نے جیسے سڑک پر کھڑے ہو کر بس روکنے کے لیے ہاتھ کھڑا کرتے ہیں ویسے ہی ہاتھ کھڑا کیا۔ ایک آدمی گدھے پر بیٹھا ہوا تھا باقی آٹھ دس گدھے خالی تھے۔ گدھے والے آدمی نے کہا کہ کیا بات ہے باؤ جی! میں نے کہا کہ میں بھائی پھیرو جانا چاہتا ہوں۔ گدھے والے نے کہا بیٹھ جاؤ کسی گدھے پر۔ میں نے کہا کہ مجھے بیٹھنا نہیں آتا بیٹھنے میں میری مدد کرو خیر گدھے والا نیچے اترا اور مجھے سوار کروایا۔

اب آپ ذرا سوچیں کہ سفید شرٹ، سفید پتلون سر پر جناح کیپ پہنی ہوئی تھی۔ تھوڑا راستہ طے کرنے کے بعد ایک جگہ سے گزرے جہاں سکول میں آدھی چھٹی ہوئی تھی۔ بچے میری طرف دیکھ کر تالیاں بجاتے رہے اور سفر گزرتا گیا۔ آخر دس ساڑھے دس بجے بھائی پھیرو پہنچ گیا وہاں سے بس لے کر لاہور کے لئے روانہ ہوا۔ اب اس سفر کے بارہ میں سوچتا ہوں تو شعر کا یہ مصرعہ یاد آتا ہے۔

اے جنوں کچھ کام کر بے کار ہیں عقلوں کے وار

(بشکریہ سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ یکم ستمبر 2020ء)

(مرسلہ: مکرم حافظ انس احمد ملک صاحب بیری جماعت)

چندہ تحریک جدید

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تحریکِ جدید کا ستاسیویں (87) سال 31 اکتوبر 2022ء کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ اور ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نومبر کے شروع میں ان شاء اللہ العزیز تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمائیں گے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ جن دوستوں نے ابھی تک اپنے وعدہ جات کے مطابق تحریکِ جدید کا چندہ ادا نہیں کیا وہ جلد از جلد ادا کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور آپ کی مالی قربانیوں کو اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ آمین!

رضوان مسعود میاں

سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کے جلسہ سالانہ 2022ء کی چند جھلکیاں

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کو اپنا 44واں جلسہ سالانہ کووڈ۔19 کی وبا کی وجہ سے دو سال کے وقفہ کے بعد مورخہ 15/ جولائی تا 17/ جولائی 2022ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مردوں کے لئے جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکز بیت الاسلام سے تقریباً 37 کلو میٹر منجانب شمال بریڈفورڈ شہر میں جماعتی پراپرٹی ”حدیقہ احمد“ میں بڑے بڑے شامیانوں (mercies) میں انتظام کیا گیا جب کہ خواتین کے لئے بیت الاسلام سے متصل کمپلیکس ایوان طاہر میں انتظام تھا۔ 12 سال سے کم عمر بچوں اور کووڈ کے مشکوک مریضوں کو جلسہ گاہ میں آنے کی اجازت نہیں تھی۔ سرکاری حکام کی طرف سے حاضری کو دو ہزار افراد تک محدود رکھنے کی ہدایت تھی۔ اس وجہ سے احباب جماعت کو جلسہ کے تین دنوں میں سے صرف ایک دن شامل ہونے کی اجازت دی گئی اور اس کے لئے آن لائن رجسٹریشن کے فارم میں اپنی پسند کے دن کا انتخاب کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ تمام احباب کو ای میلز کے ذریعے ان کے پسند کردہ دن کی منظوری کی اطلاع دی گئی۔

جلسہ سالانہ منعقد ہونے کا فیصلہ

جلسہ منعقد ہونے کے بارہ میں جماعتوں کو جیسے ہی اطلاع ملی افرادِ جماعت میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جاری کردہ بابرکت جلسہ میں شمولیت کے لئے دن گننے لگے اور ایک دوسرے کو مبارک بادیں دینے لگے۔ اور اس میں شامل ہونے کے بارہ میں پروگرام بنانے لگے۔

جلسہ گاہ کی تیاری

اس جگہ جلسہ چونکہ پہلی بار ہو رہا تھا اس لئے کئی ہفتے پہلے وقارِ عمل کے ذریعہ زمین کو ہموار کیا گیا۔ اور مختلف ضروریات مثلاً جلسہ گاہ کی حد بندی، کار پارکنگ، واش رومز، سیکیورٹی کے کیمپ اور لنگر خانہ کے لئے تیاری کے کام شروع ہو گئے۔ ٹریفک کے جلسہ گاہ سے روانگی کے لئے بجری ڈال کر ایک الگ سڑک بنائی گئی۔ تا کہ اس شہر کے لوگوں کو اس سڑک پر آمد و رفت میں مشکل پیش نہ آئے۔

جلسہ کے جملہ انتظامات کا معائنہ

جلسہ سے ایک دن قبل مورخہ 14/ جولائی بروز جمعرات تمام انتظامات کا جائزہ لینے کا پروگرام بنایا گیا تھا۔ مکرم لال خاں ملک صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا بعد دوپہر ساڑھے چھ بجے جلسہ کے مقام ”حدیقہ احمد“ پہنچے جہاں افسر جلسہ سالانہ مکرم رضوان مسعود میاں صاحب، افسر جلسہ گاہ مکرم شیخ عبد الودود صاحب اور افسر رابطہ مکرم محمد عامر شیخ صاحب نے دیگر شعبہ جات کے ناظمین کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ مکرم امیر صاحب نے تمام مقامات یعنی جلسہ گاہ، کھانے کی جگہ، لنگر خانہ، اور مختلف دفاتر کا معائنہ کیا اور ہدایات دیں۔ اس کے بعد انہوں نے تمام کارکنان اور رضا کاروں سے خطاب کیا انہیں مہمانوں کے ساتھ حسنِ سلوک، صبر و تحمل اور نظم و ضبط کی تلقین کی۔ اور جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا کرائی۔

جلسہ گاہ کا عمومی جائزہ

جلسہ گاہ کے سارے علاقے کو خصوصی پولز گاڑ کر رسیوں کے ذریعہ محدود کر کے مناسب فاصلے پر سیکیورٹی کا انتظام کیا گیا۔ گاڑیوں کے جلسہ گاہ کے اندر آنے پر رضا کاران کی رہنمائی کے لئے موجود رہے۔ تمام شاملین جلسہ رسیوں کے ذریعہ بنی راہداری میں پیدل چل کر رجسٹریشن گاہ میں پہنچتے جہاں ان کا جلسہ میں شمولیت کا اجازت نامہ، کووڈ کی ویکسین کا ثبوت اور ماسک کے پہنے ہونے کی چیکنگ کے بعد جماعتی شناختی کارڈ سکین کر کے کر اندر جانے کی اجازت دی جاتی۔ داخل ہونے کے بعد بائیں طرف فرسٹ ایڈ اور خدام الاحمدیہ کے تحت خدمتِ خلق اور مختلف دفاتر تھے۔ جب کہ دائیں طرف مختلف اسٹالز

بنائے گئے تھے جن میں ہومینیٹی فرسٹ، خدام الاحمدیہ کے اسٹالز وغیرہ شامل تھے۔

ان سے متصل انفارمیشن، گمشدہ اشیا، صنعت وتجارت، ریفیوجی ریسیٹلمنٹ، رشتہ ناطہ اور بیرونی رابطہ کے دفاتر تھے۔ خدام کے دفاتر سے آگے جلسہ گاہ کے قریب ہی آگے دائیں طرف بک اسٹال وتبلیغی نمائش اور مزید آگے کھانے کے بہت بڑے شامیانے تھے۔ اسی طرح اور آگے جلسہ گاہ کے آخر میں پورٹیبل واش رومز وضو کرنے کا انتظام تھا اور دائیں طرف ذرا دور لنگر خانہ تھا۔ اسی طرح عمومی دفتر کے بعد آخر پر دفتر جلسہ سالانہ، دفتر جلسہ گاہ، دفتر رابطہ کے علاوہ ایم ٹی اے اپریشنز کے شامیانے تھے۔ جلسہ گاہ اور کھانے کے بڑے شامیانے کے درمیان لوائے احمدیت اور کینیڈا کے جھنڈوں کے درمیان کینیڈا کے صوبوں اور فرسٹ نیشنز کے جھنڈے لگائے گئے تھے۔

جلسہ گاہ کا اندرونی جائزہ

اس ایئر کنڈیشنڈ اور دیدہ زیب جلسہ گاہ کو قبلہ رخ بنایا گیا تھا۔ نماز پڑھتے وقت امام آگے اسٹیج پر ہوتے تو شاملین جلسہ ان کے پیچھے آسانی سے نماز ادا کرتے۔ اسٹیج کے پیچھے ایک بڑا بینر لگایا گیا تھا جس کے اوپر کے درمیانی حصہ میں کلمہ طیبہ، نیچے بڑے حروف میں جلسہ سالانہ کا مرکزی موضوع ’’آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے‘‘ اور اس کے نیچے دونوں طرف انگریزی اور فرنچ میں ترجمہ لکھا ہوا تھا۔ اسی طرح اس بینر پر پرندوں کی شکل میں مختلف ملکوں / کینیڈا کے صوبوں کے جھنڈے بنائے گئے تھے۔

مرکزی عہدیداران، مربیان ومبلغین، جامعہ احمدیہ کینیڈا کے اساتذہ کرام، پریس اور میڈیا اور خاص مدعوئین کے لئے اسٹیج کے ایک طرف کرسیاں لگائی گئی تھیں۔ عام سامعین کے لئے سامنے نیچے بیٹھنے کے لئے قالین جب کہ بزرگوں کے لئے کرسیاں لگائی گئی تھیں۔ دونوں اطراف مختلف تربیتی اقوال پر مبنی بینرز لگائے گئے تھے۔ آخر پر بڑے حروف میں انگریزی میں لکھا ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ کا بینر آویزاں کیا گیا تھا۔ اسٹیج کے اوپر اور نیچے چاروں طرف خوبصورت پھولوں کے گملے رکھ کر اس کو سجایا گیا تھا۔ اسی طرح یہاں سیکیورٹی پر موجود نظم وضبط کو قائم کرنے والے مستعد کھڑے خدام اور پانی پلاتے اطفال اپنے یونیفارم میں بہت بھلے نظر آ رہے تھے۔

جلسہ کا پہلا دن جمعۃ المبارک
مورخہ 15/جولائی 2022ء

جلسہ کے تینوں دن مسجد بیت الاسلام کے علاوہ کینیڈا کی تمام مساجد اور نماز سینٹرز میں نماز تہجد کی ادائیگی اور نماز فجر کے بعد منتخب درس کا انتظام تھا۔ بعض مقامات سے جلسہ گاہ جانے اور آنے کے لئے بسوں کا بندوبست کیا گیا تھا۔

حضور انور کا خطبہ جمعہ

پہلے دن بروز جمعۃ المبارک بارہ بج کر پینتیس منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا آج کا تازہ ترین ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ سنوایا گیا۔

نماز جمعہ

حضور انور کے خطبہ جمعہ کے بعد مقامی طور پر مکرم لال خاں

ملک صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ”نماز جمعہ کی فضیلت“ کے بارہ میں خطبہ ارشاد فرمایا۔جس میں انہوں نے قرآن کریم اور احادیث کے حوالہ سے نماز جمعہ ادا کرنے کی اہمیت اور فضیلت بیان کی۔انہوں نے کہا کہ یہ نماز جہاں محبتِ الٰہی پیدا کرنے کے لئے ایک غیر معمولی مقام رکھتی ہے وہاں یہ گناہوں کو مٹانے کا باعث بنتی ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے انہوں نے احباب جماعت کو تاکید کی کہ اپنے کام کا حرج کر کے بھی نماز جمعہ ادا کرنی چاہیئے۔

آخر میں انہوں نے جلسہ کی انتظامیہ اور مہمانوں کو ان کی ذمہ داریوں کے بارہ میں قدرے تفصیل سے آگاہ کیا۔

پریس کانفرنس

نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا۔ساڑھے تین بجے بعد دوپہر ایک پریس کانفرنس منعقد کی گئی جس میں مقامی اور کینیڈین میڈیا نے شرکت کی۔محترم امیر صاحب نے جلسہ سالانہ کی اجمالی تاریخ بیان کی اور پہلی مرتبہ حدیقہ احمد میں جلسہ سالانہ کینیڈا کے انعقاد کے بارہ میں بتایا اور جماعت احمدیہ کینیڈا کا مختصر تعارف پیش کیا۔اور بعد میں کینیڈین میڈیا کے سوالات کے جوابات دیئے۔بعض سوالوں کے جواب محترم امیر صاحب کے ساتھ بیٹھے ہوئے افسر صاحب جلسہ سالانہ مکرم رضوان مسعود میاں صاحب اور مکرم مولانا عبدالرشید انور صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے دیئے۔

تقریب پرچم کشائی

پانچ بجے تقریب پرچم کشائی ہوئی۔مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے لوائے احمدیت لہرایا جب کہ کینیڈا کی پرچم کشائی مکرم مولانا عبدالرشید انور صاحب نے کی۔اس کے بعد محترم امیر صاحب نے دعا کرائی۔

مکرم ملک کلیم احمد صاحب

مکرم مولانا عبدالرشید انورؔ صاحب

مکرم امتیاز احمد سرا صاحب مربی سلسلہ

پہلا اجلاس

پانچ بج کر پانچ منٹ پر جلسہ سالانہ کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ پہلے اجلاس کی صدارت مکرم ملک کلیم احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔ مکرم حافظ راحت احمد چیمہ صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور ان آیاتِ کریمہ کا انگریزی اور اردو ترجمہ بالترتیب طالب علم جامعہ احمدیہ کینیڈا مکرم عروف احمد باجوہ صاحب اور مکرم انیق احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم مدثر احمد شمیم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ کلام میں سے ایک نظم ”نشان کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا“ ترنم سے سنائی جس کا انگریزی ترجمہ مکرم عدنان احمد صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ کینیڈا نے پڑھ کر سنایا۔

افتتاحی تقریر

اس اجلاس کی افتتاحی تقریر مکرم مولانا عبدالرشید انورؔ صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے اردو اور انگریزی میں کی۔ آپ نے ”جلسہ سالانہ کا شمار شعائر اللہ میں ہوتا ہے“ کے موضوع پر خطاب کیا جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی روشنی میں جلسہ سالانہ کی اہمیت، برکات اور فیوض پر روشنی ڈالی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہرہ آفاق تقریر ”شعائر اللہ کی تعظیم اور جلسہ سالانہ شعائر اللہ میں شمار ہوتا ہے“ سے قیمتی اقتباسات پیش کئے۔

ڈاکومینٹری

اس کے بعد ایک ڈاکومینٹری پیش کی گئی جس میں مختلف ممالک میں پھنسے ہوئے ریفیوجیز کو اسپانسر کرنے سے متعلق معلومات فراہم کی گئیں۔ اور تحریک کی گئی کہ ان مشکل وقتوں میں بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود اور خدمتِ انسانیت کے لئے جماعت کے آسودہ حال لوگوں کو مالی قربانی پیش کرنے کے لئے آگے آنا چاہئے۔

تقریر مکرم امتیاز احمد سرا صاحب مربی سلسلہ

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم امتیاز احمد سرا صاحب ریجنل مربی سلسلہ نے ”اگر خدا رحیم ہے تو انسانی مصائب کیوں؟“ کے اہم اور فطری موضوع پر کی۔ انہوں نے بہت سے قرآنی حوالے پیش کئے اور بتایا کہ دنیا میں ہماری زندگی میں بہت سی تکالیف، دکھ اور مشکلات ہیں لیکن اسلام میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کو اطمینان قلب کا ذریعہ بتایا گیا ہے جس سے امید، یقین اور صبر پیدا ہوتا ہے اس سے آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کا حوصلہ ملتا ہے۔ اور توکل کی راہیں کھلتی ہیں۔

اس کے بعد صدر صاحب جلسہ نے دعا کرائی اور اس طرح پہلے دن کی کارروائی شام سات بجے اختتام کو پہنچی اور پھر احباب جماعت کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔ باقی آئندہ

(رپورٹ: مکرم غلام احمد عابدؔ)

جماعت احمدیہ کینیڈا کے جلسہ سالانہ 2022ء کے منتظمین اور مقررین کا ایک گروپ فوٹو

احمدیہ گزٹ کینیڈا جوبلی نمبر جون 2022ء کے بارہ میں چند تاثرات

مکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب
ایڈیشنل وکیل التبشیر

آپ لکھتے ہیں۔

آپ کی طرف سے احمدیہ گزٹ کا ماہ جون کا شمارہ وخط سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں موصول ہوا ہے اور حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ احمدیہ گزٹ کینیڈا کو پہلے سے بڑھ کر خلافت احمدیہ کی آواز کو احباب جماعت تک پہنچانے والا بنائے اور اس شمارہ سے بکثرت لوگ فائدہ اٹھاتے رہیں اور ایمان و اخلاص میں بڑھیں۔ آمین

اللہ تعالیٰ آپ کو احسن رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور ہر شر سے بچائے۔ آمین

مکرم مولانا دلاور خان صاحب
نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان دارالامان

آپ ”تاثرات“ کے عنوان سے لکھتے ہیں۔

تحریر خدمت ہے کہ ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے پچاس سال پورے ہونے پر جوبلی نمبر جون 2022ء کے شمارہ میں پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام اور علماء کرام کے مضامین اور نظمیں پڑھنے کو ملیں۔ اس کی آپ کو اور آپ کی جملہ ٹیم کو بہت بہت مبارکباد پیش ہے۔

یہ زمانہ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کا ہے۔ قرآن کریم کی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت آشکار ہو رہی ہے۔ پریس (چھاپے خانے) عمدہ اور اعلیٰ ایجاد ہو رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 206 میں طبع خانوں کی ایجاد اور کتابوں کی بکثرت اشاعت کو اپنی تائید میں چھٹا نشان قرار دیا ہے۔

اسی طرح قرآن مجید کی پیشگوئیوں کے مطابق کئی قسم کی سواریاں، ریل گاڑیاں اور جہاز وغیرہ ایجاد ہو چکے ہیں اور یہ کتابیں اور دیگر بھاری بھاری سازوسامان بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچا رہے ہیں۔ خاکسار اپنے دوستوں سے آپ کا پیارا ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا لے کر مطالعہ کرتا ہے۔ عمدہ کاغذ خوشنما رنگوں سے آراستہ دیدہ زیب رسالہ ہے تو اس کے ساتھ ہی اس کے اعلیٰ دلکش اور دلنشیں مضامین کا کیا کہنا۔ یہ تو ایمان و اخلاص میں ازدیاد کا موجب اور دل کو موہ لیتے ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ خاکسار کوشش کرے گا کہ باقاعدگی سے اس میں اپنے مضامین بھجوائے۔ وباللہ توفیق۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کی کاوشوں کے بہترین اور دور رس نتائج برآمد کرے اور سب کو صحت و تندرستی سے رکھے ہماری دلی دعائیں آپ سب کے ساتھ ہیں۔ خدا حافظ و ناصر!

مکرم محمد نعیم طلعت صاحب

مکرم محمد نعیم طلعت صاحب کالم نگار کارنوال سے لکھتے ہیں۔

کل احمدیہ گزٹ کا پچاس سالہ جوبلی نمبر بذریعہ ڈاک موصول ہوا۔ سب سے پہلے تو ساری ٹیم کو بہت بہت مبارک۔

میں 1991ء میں جب کینیڈا آیا تو ”احمدیہ گزٹ“ سے تعارف ہوا۔ بہت اچھا لگا کہ ہمارے ہاں ایک ایسا معیاری گزٹ ہر ماہ شائع ہوتا ہے جو احبابِ جماعت کی دینی و دُنیاوی ضروریات کو بڑے احسن رنگ میں پورا کر رہا ہے۔ کینیڈا آنے سے قبل میرا یہ خیال تھا کہ وہاں صرف انگریزی میں ہی سب کچھ ہو گا۔ مگر گزٹ کو اردو انگریزی دونوں زبانوں میں دیکھ کے بہت خوشی ہوئی۔ ماشاءاللہ۔

مجھے یاد ہے کہ اس وقت ہر فیملی ممبر کے نام الگ الگ گزٹ آیا کرتا تھا۔ لیکن بعد ازاں یہ گزٹ صرف ہیڈ آف دی فیملی کے نام آنے لگا۔

چنانچہ اس وقت سے لے کر تادمِ تحریر اس کو باقاعدگی سے پڑھتا چلا آرہا ہوں۔ ماشاءاللہ ہر لحاظ سے یہ ایک معیاری رسالہ ہے جو جماعت کے ہر طبقے کی ضروریات کو بڑے احسن رنگ میں پورا کرتا چلا آیا ہے اور آگے بھی انشاءاللہ کرتا رہے گا۔

ایک بار پھر تمام اُن افراد کو مبارک باد جو کسی بھی وقت ٹیم کا حصہ رہے ہیں۔ خُدا کرے کہ یہ گزٹ دن دوگنی، رات چوگنی ترقی کرتا چلا جائے اور آنے والے وقتوں میں بھی سبھی احبابِ جماعت کے لئے مفید تر ثابت ہو۔ آمین

مغز شریعت تقویٰ ہی ہو سکتا ہے

”تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں۔ اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز شریعت تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت ہیں۔ لیکن اگر طالبِ صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل کو استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ اس راستی اور طلبِ صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ (المائدہ:۲۸)

گویا اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔

...لہٰذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے۔ تا کہ قبولیتِ دعا کا سرور اور حظ حاصل کرے اور زیادتی ایمان کا حصہ لے۔“

(ملفوظات: جلد 1، صفحہ 108-109، ایڈیشن 1984ء)

بقیہ از اپنی نسلوں کو میڈیا کی برائیوں سے بچائیں

خدا تعالیٰ کے اس ارشاد اور انذار کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا قُوْا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا

(سورۃ التحریم 7:66)

اے مومنو! اپنے آپ کو بھی اور اپنی اولاد کو بھی آگ سے بچاؤ۔

آج کل تو دنیا کی چمک دمک اور لہو ولعب، مختلف قسم کی برائیاں جو مغربی معاشرے میں برائیاں نہیں کہلاتیں لیکن اسلامی تعلیم میں وہ برائیاں ہیں، اخلاق سے دور لے جانے والی ہیں، منہ پھاڑے کھڑی ہیں جو ہر ایک کو اپنی لپیٹ میں لینے کی کوشش کرتی ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا پہلے روشن خیالی کے نام پر بعض غلط کام کئے جاتے ہیں اور پھر وہ برائیوں کی طرف دھکیلتے چلے جاتے ہیں۔ تو یہ نہ ہی تفریح ہے، نہ آزادی بلکہ تفریح اور آزادی کے نام پر آگ کے گڑھے ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے جو اپنے بندوں پر انتہائی مہربان ہے، مومنوں کو کھول کر بتا دیا کہ یہ آگ ہے۔ یہ آگ ہے، اس سے اپنے آپ کو بھی بچاؤ اور اپنی اولادوں کو بھی بچاؤ۔ نوجوان لڑکے لڑکیاں جو اس معاشرے میں رہ رہے ہیں ان کو بھی میں کہتا ہوں کہ یہ تمہاری زندگی کا مقصد نہیں ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ یہی ہماری زندگی کا مقصد ہے کہ اس لہو ولعب میں پڑا جائے، یہی ہمارے لئے سب کچھ ہے۔ ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے تمہارے میں اور غیر میں فرق ہونا چاہئے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 23/ اپریل 2010ء بمقام سوئٹزر لینڈ بحوالہ سہ روزہ الفضل انٹر نیشنل لندن۔ 14/ مئی 2010ء)

بقیہ از تحریک جدید کی اہمیت اور اس کے ثمرات

پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی اور ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہوگا اور آسمانی نور ان کے سینوں سے اُبل کر نکلتا رہے گا اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 7/ نومبر 2003ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس عظیم تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والا بنائے اور ہم اس عظیم تحریک کے ساتھ جڑی برکتوں سے حصہ پانے والے ہوں اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا غلبہ اپنی زندگیوں میں دیکھنے والے ہوں۔ آمین

اعتذار

غم سے آلودہ ہوئی دل کی فضا

احمدیہ گزٹ جوبلی جون 2022ء کے صفحہ 28 کالم 3 پر مولانا نسیم مہدی صاحب کی تاریخ وفات شائع ہوئی جو مکرم عبد الکریم قدسی صاحب کی تحریر تھی۔ نادانستہ سہو سے پہلا مصرعہ میں "ہوئی" لکھنے سے رہ گیا تھا۔ اصل شعر درج ذیل ہے۔ ادارہ معذرت خواہ ہے۔

غم سے آلودہ ہوئی دل کی فضا
مہدی صاحب ہو گئے ہم سے جدا

میں طوفانوں میں جینا چاہتا ہوں

میں طوفانوں میں جینا چاہتا ہوں
صداقت کا سفینہ چاہتا ہوں

میں تنگ آیا ہوا ہوں نفرتوں سے
محبت کا مدینہ چاہتا ہوں

نظر آئے جسے تیرا ہی چہرہ
میں ایسی چشم بینا چاہتا ہوں

ہو جس میں رات دن تجھ سے ملاقات
کوئی ایسا مہینہ چاہتا ہوں

میں مرنا چاہتا ہوں تیری خاطر
تری خاطر ہی جینا چاہتا ہوں

رہا ہو جاؤں سفلی زندگی سے
میں زہر عشق پینا چاہتا ہوں

نہانا چاہتا ہوں آنسوؤں میں
ندامت کا پسینہ چاہتا ہوں

جو دھو ڈالے مرے سب داغ دھبے
میں وہ اشکِ شبینہ چاہتا ہوں

سیاست کے، عداوت کے، انا کے
میں سارے چاک سینا چاہتا ہوں

کوئی ساغر نہ مینا چاہتا ہوں
براہِ راست پینا چاہتا ہوں

جو اندر سے بھی اُتنی ہی حسین ہو
کوئی ایسی حسینہ چاہتا ہوں

شرابِ عشق سے پُر ہو جو آصفؔ!
میں ایسا آبگینہ چاہتا ہوں

(مکرم آصف محمود ڈار صاحب لندن)

حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

دُرِّ ثمین

اعلانات

احبابِ جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہِ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر یا سیل نمبر ضرور لکھیں۔

دعائے مغفرت

محترمہ نائمہ حیدر اپل صاحبہ

11/ اگست 2022ء کو محترمہ نائمہ حیدر اپل صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا علی حیدر اپل صاحب آف کیلگری ویسٹ 75 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

17/ اگست 2022ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب کے بعد مکرم صادق احمد صاحب مربی وان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔

18/ اگست 2022ء کو بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں گیارہ بجے تدفین ہوئی اور مکرم مولانا عبد الرشید انور صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے دعا کرائی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز، خلیق اور ملنسار تھیں۔ آپ کا خلافت سے وفا اور اخلاص کا گہرا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم ڈاکٹر افضل اپل صاحب، مکرم انور اپل صاحب امریکہ، مکرم احسان اپل صاحب کیلگری اور دو بیٹیاں محترمہ امۃ الشکور خان صاحبہ امریکہ اور محترمہ امۃ الرؤف عامر صاحبہ آٹواہ اور ایک ہمشیرہ محترمہ روبینہ وحیدہ شمس صاحبہ سویڈن یادگار چھوڑی ہیں۔

محترمہ جہاں آرا حسن صاحبہ

17/ اگست 2022ء کو محترمہ جہاں آرا حسن صاحبہ اہلیہ مکرم حسن محمد لئیق صاحب مرحوم پیس ولیج ایسٹ 82 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

19/ اگست 2022ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا عبد الرشید انور صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ خدام الاحمدیہ کینیڈا کے نیشنل اجتماع کی وجہ سے کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔

نماز جنازہ کے فوراً بعد نیشول قبرستان میں تین بجے تدفین ہوئی اور مکرم صادق احمد صاحب مربی وان نے دعا کرائی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز، خلیق، ملنسار اور دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔ آپ کا خلافت سے وفا اور اخلاص کا گہرا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم عابد حسن صاحب بریمپٹن ایسٹ، مکرم حامد حسن صاحب کیلگری، مکرم شاہد حسن صاحب جرمنی دو بیٹیاں محترمہ فریدہ ظفر صاحبہ پیس ولیج ایسٹ، محترمہ شاہدہ زکریا صاحبہ امریکہ اور دو بہنیں محترمہ مبارکہ شمیم صاحبہ وان اور محترمہ نصرت مبارک صاحبہ پاکستان یادگار چھوڑی ہیں۔

محترمہ امۃ الرحمٰن پراچہ صاحبہ

26/ اگست 2022ء کو محترمہ امۃ الرحمٰن پراچہ صاحبہ اہلیہ مکرم امتیاز الٰہی پراچہ صاحب وان ایسٹ جماعت 68 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

28/ اگست 2022ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔

30/ اگست 2022ء کو بارہ بجے میپل قبرستان تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔

مرحومہ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت بابو فضل الٰہی پراچہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی تھیں۔ آپ کو لجنہ اماء اللہ بھیرہ میں جنرل سیکرٹری کے طور پر کام کرنے کی توفیق ملی۔ تاریخ لجنہ اماء اللہ پاکستان میں ان کا ذکر ہے۔ اسی طرح آپ کو حضرت مریم صدیقہؓ (چھوٹی آپا) کے ساتھ بھی کام کرنے کا موقع ملا۔ آپ 1978ء سے کیمبرج میں مقیم تھیں۔ لجنہ اماء اللہ برینٹ فورڈ کی صدر لجنہ رہیں۔ 2010ء میں وان ایسٹ میں آگئیں اور یہاں مختلف عہدوں پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، خلیق، ملنسار، ضرورتمندوں کی مدد کرنے والی دعا گو خاتون تھیں۔ آپ کا خلافت سے اخلاص کا گہرا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹیاں محترمہ روپا پراچہ صاحبہ اور محترمہ شمائلہ پراچہ صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ کے بعض اور بھی اعزا واقارب ٹرانٹو میں مقیم ہیں۔

محترمہ شمیم اختر صاحبہ

یکم/ستمبر 2022ء کو محترمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم غلام سرور صاحب مرحوم بریمپٹن ویسٹ جماعت 83 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

2/ستمبر 2022ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔ اور ساڑھے تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا داؤد حنیف صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، خلیق، ملنسار اور دعا گو خاتون تھیں۔

آپ کا خلافت سے اخلاص کا گہرا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم بشارت احمد صاحب، مکرم ظفر حیات صاحب بریمپٹن ویسٹ، مکرم طاہر احمد صاحب امریکہ، دو بیٹیاں محترمہ ثمینہ بشریٰ صاحبہ اور محترمہ نعیمہ احمد صاحبہ بریمپٹن ویسٹ یادگار چھوڑی ہیں۔

یاد رہے کہ حکومت کینیڈا کے جملہ قواعد و ضوابط اور سماجی فاصلے کی شرائط کو برقرار رکھتے ہوئے نماز ہائے جنازہ اور قبرستان میں تدفین کے مواقع پر صرف چند اعزہ و اقارب نے ہی شرکت کی۔

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کے لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل بخشے۔ اور اُن کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری و ساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔ آمین۔

کسی بھائی کا عیب دیکھ کر اس کے لئے دعا کریں

”ہماری جماعت کو چاہئے کہ کسی بھائی کا عیب دیکھ کر اس کے لئے دعا کریں۔ لیکن اگر وہ دعا نہیں کرتے اور اس کو بیان کر کے دُور سلسلہ چلاتے ہیں تو گناہ کرتے ہیں۔ کونسا ایسا عیب ہے جو کہ دُور نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہمیشہ دعا کے ذریعہ سے دوسرے بھائی کی مدد کرنی چاہئے۔۔۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے غیبت کا حال پوچھا تو فرمایا کہ کسی کی سچی بات کا اس کی عدم موجودگی میں اس طرح سے بیان کرنا کہ اگر وہ موجود ہو تو اسے برا لگے غیبت ہے۔ اور اگر وہ بات اس میں نہیں ہے اور تُو بیان کرتا ہے تو اس کا نام بہتان ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا

(الحجرات:13)

اس میں غیبت کرنے کو ایک بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس آیت سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ جو آسمانی سلسلہ بنتا ہے ان میں غیبت کرنے والے بھی ضرور ہوتے ہیں اور اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر یہ آیت بے کار جاتی ہے۔ اگر مومنوں کو ایسا ہی مطہّر ہونا تھا اور ان سے کوئی بدی سرزد نہ ہوتی تو پھر اس آیت کی کیا ضرورت تھی؟ بات یہ ہے کہ ابھی جماعت کی ابتدائی حالت ہے۔ بعض کمزور ہیں جیسے سخت بیماری سے کوئی اٹھتا ہے۔ بعض میں کچھ طاقت آ گئی ہے۔ پس چاہئے کہ جسے کمزور پاوے اسے خفیہ نصیحت کرے۔ اگر نہ مانے تو اس کے لئے دعا کرے اور اگر دونوں باتوں سے فائدہ نہ ہو تو قضاو قدر کا معاملہ سمجھے۔ جب خدا تعالیٰ نے ان کو قبول کیا ہوا ہے تو تم کو چاہئے کہ کسی کا عیب دیکھ کر سر دست جوش نہ دکھلایا جاوے۔ ممکن ہے کہ وہ درست ہو جاوے۔ قطب اور ابدال سے بھی بعض وقت کوئی عیب سرزد ہو جاتا ہے۔ بلکہ لکھا ہے اَلْقُطْبُ قَدْ يَزْنِيْ کہ قطب سے بھی زنا ہو جاتا ہے۔ بہت سے چور اور زانی آخر کار قطب اور ابدال بن گئے۔ جلدی اور عجلت سے کسی کو ترک کر دینا ہمارا طریق نہیں ہے۔ کسی کا بچہ خراب ہو تو اس کی اصلاح کے لئے وہ پوری کوشش کرتا ہے۔ ایسے ہی اپنے کسی بھائی کو ترک نہ کرنا چاہئے بلکہ اس کی اصلاح کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ قرآن کریم کی یہ تعلیم ہرگز نہیں ہے کہ عیب دیکھ کر اسے پھیلاؤ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو بلکہ وہ فرماتا ہے

وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ (البلد:18)

کہ وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں۔ مَرحَمہ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھ کر اسے نصیحت کی جاوے اور اس کے لئے دعا بھی کی جاوے۔ دعا میں بڑی تاثیر ہے اور وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا۔ عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہئے جب پہلے کم از کم چالیس دن اس کے لئے رو رو کر دعا کی ہو۔“

(ملفوظات: جلد 7، صفحہ 77-79، ایڈیشن 1984ء)

معلومات درکار ہیں

خاکسار کے والد محترم نذیر احمد خادمؔ صاحب مرحوم آف ضلع بہاول نگر (حال دارالبرکات ربوہ) کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقفِ زندگی نہ ہوتے ہوئے بھی ساری عمر ایک واقفِ زندگی کی طرح خدمتِ دین کی توفیق ملی۔ خاص طور پر گھٹیالیاں، ضلع خیرپور سندھ، بہاول نگر اور بہاولپور ڈویژن میں جماعتی اور تنظیمی سطح پر خدمات بجالاتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ہجرت کے بعد بطور نمائندہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ آپ کو سندھ، سرحد، آزاد کشمیر اور پاکستان کے مختلف شہروں کے دوروں کی توفیق ملی۔ اسیرانِ راہِ مولیٰ سے ملاقاتیں بھی کیں۔ سالہا سال تک مجلس مشاورت ربوہ میں ایک فعال ممبر کے طور پر شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ جماعتی اخبارات و رسائل میں آپ کے سینکڑوں علمی اور تربیتی مضامین شائع ہوئے۔

آپ کے دوست احباب اور جاننے والے افرادِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ میرے اباجان کی شخصیت، سیرت اور خدمات کے حوالہ سے، آپ کے پاس جو بھی معلومات، تصاویر، آڈیو یا ویڈیو موجود ہوں تو از راہ کرم بذریعہ واٹس ایپ یا ای میل بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اپنا مختصر تعارف ساتھ بھجوا دیں۔ اس اہم کام میں علمی و عملی معاونت پر آپ کا بے حد شکر گزار اور ممنون احسان ہوں گا۔ رابطہ درج ذیل ہے۔

خاکسار ظہیر احمد طاہرؔ۔ نائب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی

Email: zaheerfirst@hotmail.com
WhatsApp+491629370685
Email:tanveerchatha@hotmail.com
WhatsApp +4917640332187
Email: bushraaftab@hotmail.ca
WhatsApp + 306 262 5063